قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران :74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 7/ دسمبر 2022ء | 12/ جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 7/ فتح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:268

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾

(الانبیاء:108)

ترجمہ: اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

فرمانِ رسولؐ

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا بُعِثۡتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الۡاَخۡلَاقِ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے معبوث کیا گیا ہے۔

(سنن کبریٰ للبیھقی کتاب الشھادات بیان مکارم الاخلاق)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

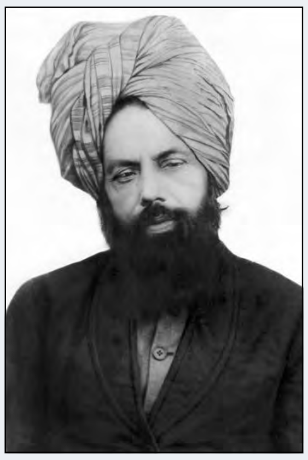

قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ دوسری قوموں سے بھی ہمدردی کرو جیسا کہ اپنی قوم کے لئے اور دوسری قوموں کو بھی معاف کرو جیسا کہ اپنی قوم کو۔ کیونکہ قرآن شریف میں یہ نہیں لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے لئے بھیجے گئے ہیں بلکہ لکھا ہے کہ وہ تمام دنیا کے لئے بھیجے گئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

قُلۡ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا

(الاعراف:159)

یعنی لوگوں کو کہہ دے کہ میں تمام دُنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں نہ صرف ایک قوم کے لئے اور پھر دوسری جگہ فرمایا:

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾

(الانبیاء:108)

یعنی ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کرنے کے لئے تجھے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جائے۔ پس جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دُنیا کے لئے رسول ہیں اور تمام دُنیا کے لئے رحمت ہیں اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے نہ کسی خاص قوم سے اور خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو بھی وہ کامل اور عام ہمدردی کی تعلیم دی ہے کہ کسی دوسرے رسول کو ہرگز نہیں دی۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 387-388)

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے کُلٌّ یَّعۡمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ (بنی اسرائیل: 85) بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا برا، لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 99-100 ایڈیشن 1988ء)

فرمانِ خلیفۂ وقت

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ زندہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ (حضرت مسیح موعودؑ) فرماتے ہیں:

’’غور کرکے دیکھو کہ جب یہ لوگ خلافِ قرآن وسنّت کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں تو پادریوں کو نکتہ چینی کا موقع ملتا ہے اور وہ جھٹ پٹ کہہ اٹھتے ہیں کہ تمہارا پیغمبر مر گیا اور معاذ اللہ وہ زمینی ہے۔‘‘ (اور یہی کچھ ٹی وی چینلوں پر ہوتا رہا ہے جس پر عرب دنیا میں بڑی بے چینی پیدا ہوتی رہی ہے۔ آخر کار جب ہماری دلیلیں سنیں، ’’حِوار‘‘ کے پروگرام سنے، ایم ٹی اے پر عربی پروگرام سنے، تب بہت سارے لوگوں نے اس کو پسند کیا اور ان دلائل کے قائل ہوئے۔ لیکن علماء پھر بھی قائل نہیں ہو رہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت عیسیٰ زندہ اور آسمانی ہے اور اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرکے کہتے ہیں کہ وہ مردہ ہے۔‘‘ ان کی یہ باتیں ہیں کہ وہ جھٹ کہتے ہیں کہ تمہارا پیغمبر مر گیا معاذ اللہ وہ زمینی ہے۔ عیسائی پادری یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور آسمانی ہیں اور اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرکے عیسائی یہ کہتے ہیں کہ وہ مردہ ہے۔ یہی ان کا پراپیگنڈہ ہوتا رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’سوچ کر بتاؤ کہ وہ پیغمبر جو افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہے ایسا اعتقاد کرکے اس کی فضیلت اور خاتمیت کو یہ لوگ بٹّہ نہیں لگاتے؟ ضرور لگاتے ہیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں یقین رکھتا ہوں کہ پادریوں سے جس قدر توہین ان لوگوں نے اسلام کی کرائی ہے‘‘ (یعنی ان مسلمانوں نے جو یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں) ’’اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ کہلایا ہے۔ اسی کی سزا میں یہ نکبت اور بدبختی ان کے شامل حال ہو رہی ہے۔‘‘ (مسلمانوں کا جو حال ہے یہ اسی وجہ سے ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایک طرف تو منہ سے کہتے ہیں کہ وہ افضل الانبیاء ہیں۔‘‘ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے افضل ہیں) ’’اور دوسری طرف اقرار کر لیتے ہیں کہ 63 سال کے بعد مر گئے اور مسیح اب تک زندہ ہے اور نہیں مرا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا‘‘ کہ اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 28-29 ایڈیشن 1984ء)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/ اکتوبر 2017ء)

اس شمارہ میں

- سوچیں مری رہتی ہیں ہر وقت عبادت میں (منظوم)
- احکام خداوندی
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ 2022ء
- حسن ظن

دربارِ خلافت

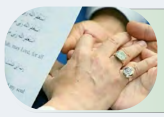

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، محبت و اخوّت کے نئے معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ زہد و تقویٰ کی سیڑھیوں پر چڑھنے کی ضرورت ہے۔ تواضع اور انکساری کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے۔ اپنے ہر عمل سے سچائی کا بول بالا کرنے کی ضرورت ہے۔ تبلیغِ اسلام کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے عملی اظہار کی ضرورت ہے۔ ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے کی ضرورت ہے۔ عبادتوں کے اعلیٰ معیار کے ذریعہ قربِ الٰہی کے حصول کی کوشش کی ضرورت ہے۔ پس ان تین دنوں میں قادیان کے جلسے کے شاملین بھی بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور جہاں جہاں بھی اور ان دنوں میں جلسے ہو رہے ہیں، ان میں سے ایک تو امریکہ کا ویسٹ کوسٹ کا جلسہ ہو رہا ہے، پھر مالی میں جلسہ ہو رہا ہے، نائیجر میں جلسہ ہو رہا ہے، نائجیریا میں جلسہ ہو رہا ہے، سینیگال میں جلسہ ہو رہا ہے، آئیوری کوسٹ میں جلسہ ہو رہا ہے اور ہر جگہ کے شاملینِ جلسہ ان دنوں سے فیض اُٹھانے کی خاص کوشش کریں۔ اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو اُن بعض باتوں کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں جو خدا کا رسول ہم سے چاہتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ’’جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر مَیں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وُجودِ واحد رکھو؛ ورنہ ہَوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دُوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دُعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوتی تھی۔ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ (آل عمران:104) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اُس کا انجام اچھا نہیں ....۔‘‘

فرمایا: ’’...یاد رکھو! بغض کا جُدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہو گی؟ وہ ضرور ہو گی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے ان شاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہو گی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں ...ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ مَیں کسی کے سبب سے اپنے اُوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رَہ کر پانی تو چُوستی ہے، مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کرسکتا، بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 336 ایڈیشن 2003ء)

(خطبہ جمعہ 27/ دسمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سوچیں مری رہتی ہیں ہر وقت عبادت میں

سوچیں مری رہتی ہیں ہر وقت عبادت میں
خامہ ہے رواں میرا سرکارؐ کی مدحت میں

دنیا میں نظر آیا آقا نہ کوئی تجھ سا
دیکھا ہی نہیں کوئی سیرت میں نہ صورت میں

الفاظ معطر ہوں خوشبو سے بہاروں کی
اشعار رقم کر دوں گل ہائے عقیدت میں

مجھ کو وہؐ چھپا لیں گے پردے میں شفاعت کے
صد شکر کہ ہوں شامل میں آپؐ کی امت میں

ہر ایک سے پیش آئے وہؐ نرمی و الفت سے
مسرور تھا ہر ذی روح اُس سایۂ شفقت میں

اخلاص کے وہؐ اعلیٰ درجوں پہ رہے فائز
اکمل ہیں محمدؐ ہی شوکت میں وجاہت میں

ہو حاضری کا مجھ کو بھی حکم اگر بشریٰ!
نعتیں میں سناؤں گی دربارِ رسالت میں

بشریٰ سعید عاطف۔ مالٹا

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 65

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

اطاعت (حصہ اول)

’’اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اُتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ اور رسول کے فیصلہ کے برعکس فیصلہ چاہنا

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

(الاحزاب: 37)

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے معاملہ میں اُن کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے۔

اللہ کے حکم کی پیروی

فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ

(البقرہ: 69)

پس وہی کرو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

- خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا

(البقرہ: 94)

جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور سنو۔

- طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ

(النور: 54)

دستور کے مطابق اطاعت (کرو)۔

- وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

(النساء: 155)

اور ہم نے ان سے کہا کہ (اللہ کی) اطاعت کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ۔

اللہ کی وحی کی پیروی

اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

(الانعام: 107)

تو اس کی پیروی کر جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف وحی کیا گیا ہے۔

- وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ

(یونس: 110)

اور اُس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اور صبر سے کام لے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ صادر کر دے۔

اللہ کی ہدایت کی پیروی

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾

(طٰہٰ: 124)

پس لازم ہے کہ جب بھی میری طرف سے تم تک ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ وہ گمراہ ہو گا اور نہ بدنصیب۔

اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہنا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

(الانفال: 25)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ بھی (جان لو) کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

- فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ

(البقرہ: 187)

پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں۔

رب کے فرمان پر لبیک کہنا

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

(الشوریٰ: 48)

اپنے ربّ کے فرمان پر لبیک کہو پیشتر اس سے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹلنا اللہ کی طرف سے کسی صورت ممکن نہ ہو گا۔

شہد کی مکھی کے اسلوب اپناتے ہوئے اللہ کے رستوں پر عاجزی سے چلنے کی ہدایت

فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا

(النحل: 70)

اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔

مناہی (احکام شریعہ) سے بچنے کی ہدایت

وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾

(البقرہ: 36)

اور ہم نے کہا اے آدم! تُو اور تیری زوجہ جنت میں سکونت اختیار کرو اور تم دونوں اس میں جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ مگر اس مخصوص درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

جاہلیت کی رسومات سے بچنا

وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ

(الاعراف: 158)

اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔

اللہ کے احکامات کی نافرمانی کی سزا

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(الممتحنہ: 5)

یقیناً تمہارے لئے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو اُس کے ساتھ تھے ایک اُسوہء حسنہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور اُس سے بھی جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔

فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۶﴾

(آل عمران: 96)

پس ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

- وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

(البقرہ: 136)

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔ تُو کہہ دے (نہیں) بلکہ ابراہیم حنیف کی امّت ہو جاؤ (یہی ہدایت کا موجب ہے) اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔

اطاعت کو خالص کرتے ہوئے اپنی توجہ دین کی طرف مرکوز رکھنا

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

(یونس: 106)

اور (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے اپنی توجہ دین پر مرکوز رکھ اور تُو ہرگز مشرکوں میں سے نہ بن۔

- فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

(المؤمن: 15)

پس اللہ کو اُسی کی خاطر اطاعت کو خالص کرتے ہوئے پکارو خواہ کافر ناپسند کریں۔

مِلّتِ ابراہیم اپنانے سے مسلمانی کا اعزاز ملنا

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ

(الحج: 79)

یہی تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب تھا۔ اُس (یعنی اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 473-479)

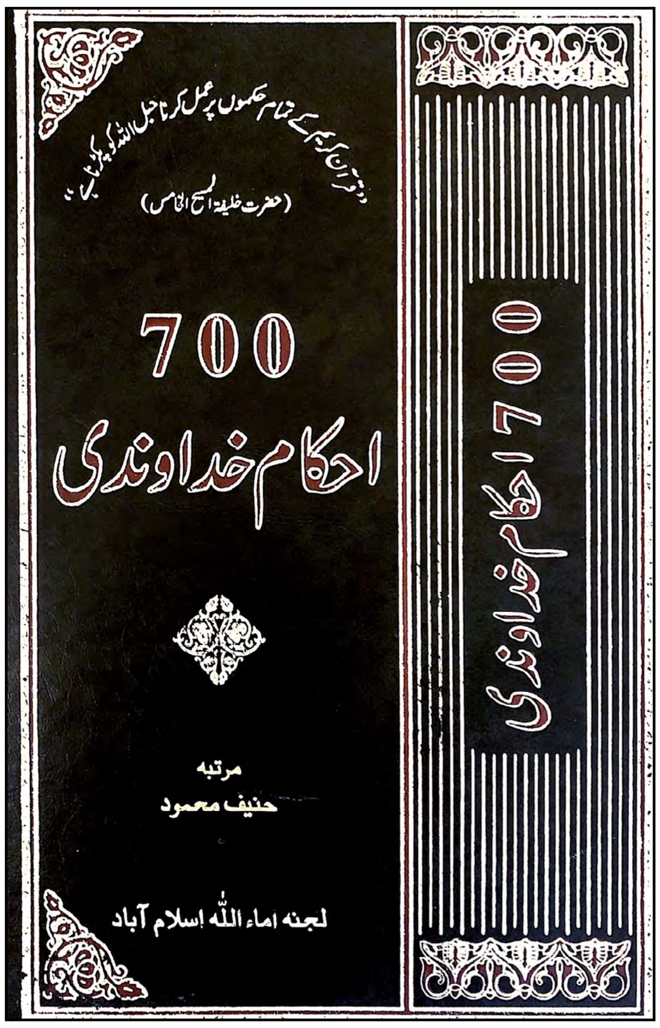

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 72

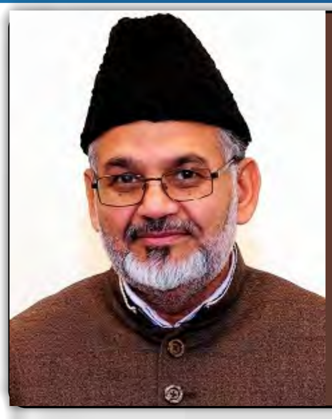

سایۂ خدائے ذوالجلال

پاکستان ٹائمز جو امریکہ اور کینیڈا سے شائع ہوتا ہے اس کے اخبار مؤرخہ 11تا 17/ اگست 2011ء میں صفحہ 3 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’عدل و انصاف کا فقدان اور یوم آزادی‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔

نیویارک عوام نے بھی اپنی اشاعت 12 تا 18/ اگست 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’عدل و انصاف کا فقدان اور یوم آزادی‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔نفس مضمون وہی ہے جو دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 11/ اگست 2011ء میں صفحہ 4 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ہماری ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان یہ دیا ہے کہ چینو کی مسجد میں روحانی موسم بہار، موسم تطہیر اور غیرمسلموں کو شمولیت کی دعوت۔

اخبار نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کا ماہ رمضان یکم اگست سے شروع ہوچکا ہے۔ خاکسار کے حوالہ سے لکھا کہ امام شمشاد ناصر نے جو کہ مسجد بیت الحمید کے امام ہیں نے بتایا کہ رمضان ہمارے لئے روحانی موسم بہار اور پاکیزگی اختیار کرنے اور خدا کا قرب حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔

جلسہ سالانہ یوکے کے حوالہ سے بھی اخبار نے لکھا کہ لندن یوکے میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں 96 ممالک سے 30 ہزار مندوبین شامل ہوئے۔ جلسہ پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے خطابات کئے۔ آپ نے احمدیہ جماعت کے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ تقویٰ اور راستبازی کو اپنا شعار بنائیں اس سے آپ خدا کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرسکیں گے جس سے ایمانوں میں تازگی اور مضبوطی بھی ہوگی۔

اخبار نے اس کے بعد پھر رمضان کے حوالہ سے رمضان کی برکات اور اہمیت ایک مسلمان کے لئے کتنی ہے، کی وضاحت کی اور خبر کے آخر پر مسجد احمدیہ چینو بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 12/ اگست 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’رمضان المبارک اور قبولیت دعا‘‘ کی دوسری قسط مع خاکسار کی تصویر کے شائع کیا۔ اس مضمون میں رمضان المبارک کے حوالہ سے باتیں لکھی گئی ہیں مثلاً:

’’اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور وہ اپنے بندوں کی ہر وقت سنتا ہے، صرف سنانے والا اور مانگنے والا چاہئے۔ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی قبولیت کے دروازے مزید وسیع اور کھل جاتے ہیں چنانچہ ان اوقات کی نشاندہی کی جارہی ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بہت زیادہ سنتا ہے۔

(1) **تہجد یا قیام اللیل:** یہ وقت دعا کی قبولیت کا بہت اہم ہے۔ آدھی رات گزرنے کے بعد جب انسان خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے، دعا کرے تو خدا تعالیٰ اس کی سنتا ہے۔

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہمارا ربّ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔‘‘ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام اتنا لمبا فرماتے کہ پاؤں بھی متورم ہوجاتے تھے۔

بعض لوگ نماز تراویح پڑھتے ہیں۔ ٹھیک ہے انہیں پھر بھی نماز تہجد کی کوشش کرنی چاہئے کیوں کہ دعاؤں کی قبولیت کا اصل وقت تہجد کا وقت ہی ہے۔

دوسری حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا ردّ نہیں کی جاتی۔ پس افطاری کا وقت بھی قبولیت دعا کا وقت ہے۔ اس وقت سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور کسی طور پر بھی اس وقت کا ضیاع نہ ہو۔

ایک اور وقت قبولیت دعا کا مساجد سے تعلق رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعائیں درجہ قبولیت کو پہنچتی ہیں۔ اسی طرح ایک اور حدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ تین لوگوں کی دعاؤں کو ردّ نہیں فرماتا بلکہ قبولیت کے درجہ سے نوازتا ہے۔ امام عادل کی دعا۔ روزہ دار کی دعا۔ یہاں تک وہ افطار کرے۔ (یعنی روزہ کی حالت میں انسان دعاؤں میں وقت گزارے) تیسرے مظلوم کی دعا اور ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ والدین کی دعا اولاد کے حق میں بھی قبول ہوتی ہے۔

(2) **جمعہ کا دن اور قبولیت دعا:** اس ضمن میں ایک حدیث لکھی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے اور جب مسلمان کو وہ گھڑی ملے اور وہ اس میں کھڑا دعا کر رہا ہو تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ گھڑی بہت ہی مختصر ہے۔

خاکسار نے اس حوالہ سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟ اس میں تذکرۃ الاولیاء سے حضرت ابراہیم بن ادھم کا ہے کہ ’’آپ سے کسی نے دریافت فرمایا کہ دعا کیوں قبول نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا خدا کو جانتے ہوئے بھی اس کے احکامات کی پیروی نہیں کرتے۔ قرآن پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے، حق تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے ہو مگر ان کی شکرگزاری نہیں کرتے، بہشت کے بارے میں جانتے ہو کہ مطیع اور فرمانبردار لوگوں کے لئے ہے پھر بھی اس کی طمع اور کوشش نہیں کرتے۔ جانتے ہو کہ دوزخ نافرمانوں کے لئے ہے۔ مگر اس سے دور نہیں بھاگتے۔ جانتے ہو کہ شیطان ہمارا دشمن ہے مگر اس سے عداوت کی بجائے دوستی کرتے ہو۔ یہ بھی جانتے ہو کہ موت ضرور آئے گی مگر موت کا سامان نہیں کرتے۔ والدین، دوستوں اور بچوں کو خاک میں دفن کر کے بھی عبرت نہیں پکڑتے۔ دوسروں کے عیب نکالتے ہو اور اپنے عیب پر اطلاع نہیں پاتے۔جس آدمی کا یہ حال ہو اس کی دعا کیوں کر قبول ہوسکتی ہے۔‘‘

خاکسار نے آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعا کے بارے میں ایک حوالہ لکھا ہے:

’’مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے……وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیاء والا، صادق و فادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے۔ دنیا کے شور وغوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرلو اور شکست کو قبول کرلو تا کہ بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دُعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے……غرض دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرتِ احدیّت پر گرتی ہے۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 223)

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 12/ اگست 2011ء میں صفحہ 17 پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔جس میں پہلے تو ’’خون کے عطیہ جات‘‘ دینے اور اکٹھا کرنے کے بارے میں ہے کہ 11/9 کی سالانہ تقریبات سارے ملک میں ہوں گی۔ اس مناسبت سے انسانیت کے احترام اور جانوں کو بچانے کے لئے ہم احمدی مسلمان خون کے عطیات دیں گے۔جس کا اہتمام جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ دوسرے اس میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اسلام کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ بلکہ کوئی مذہب بھی دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔قرآن کریم نے یہ تعلیم دی ہے کہ انسان کی زندگی ایک مقدس امانت ہے جس کا احترام ضروری ہے اور جو شخص اس کو پامال کرتا ہے اس کے لئے خدا کی طرف سے دردناک سزا تجویز ہے۔

جو لوگ دہشت گرد ہیں وہ قطعاً مسلمان ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے اور نہ ہی یہ اسلام ہے۔ خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام اور ایڈریس بھی شائع کیا گیا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 12/ اگست 2011ء میں صفحہ 16 پر خاکسار کا انٹرویو اور پریس ریلیز شائع کیا ہے۔جس کا عنوان ہے۔ ’’مسلمانوں کا مقدس ماہ صیام یکم اگست کو شروع ہو رہا ہے۔‘‘

رمضان المبارک کے حوالہ سے مسجد بیت الحمید میں پروگرامز کی تفصیل ہے۔ نیز رمضان المبارک میں روزہ کی اہمیت اور برکات اور مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ انٹرویو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 17/ اگست 2011ء میں صفحہ 20 پر خاکسار کا مضمون عربی زبان میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔ ’’کیف یمکن ان نستفید من شھر رمضان المبارک؟‘‘ کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ سے ہم کس

طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

خاکسار نے اس میں 11 باتیں لکھی ہیں۔ رمضان کی برکات اور یہ کہ مسلمانوں کو حتی المقدور رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے لئے یہ باتیں ہیں جن پر عمل کر کے رمضان سے حقیقی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(1) نماز باجماعت۔ (2) نماز تہجد۔ (3) صلوٰۃ تراویح۔ (4) تلاوت قرآن کریم۔ (5) دعائیں کریں، دعائیں کریں، دعائیں کریں۔ (6) ذکر الٰہی، استغفار، درود شریف کی کثرت۔ (7) صدقہ وخیرات مالی قربانی۔ (8) صدقۃ الفطر کی ادائیگی۔ (9) رمضان کے آخری عشرہ کی اہمیت و برکات۔ (10) لیلۃ القدر کی تلاش۔ (11) عید الفطر۔

ان تمام 11 باتوں کے لئے خاکسار نے قرآن کریم کی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنت، تحریرات حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام، بزرگان دین کی باتیں، شرعی مسائل اور فقہی مسائل۔ ان باتوں کو تفصیل سے بیان کیا۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز کینیڈا نے اپنی اشاعت 18/ اگست 2011ء میں صفحہ 3 پر بڑی ہیڈ لائن میں یہ سرخی دی۔ ’’مسجد بیت الحمید چینو میں رمضان المبارک کی سرگرمیاں۔‘‘ اس کے ساتھ 3 تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار درس دے رہا ہے۔ دوسری تصویر میں سامعین درس سن رہے ہیں اور تیسری تصویر میں حاضرین افطاری کر رہے ہیں۔

خبر میں یہ لکھا ہے کہ امریکہ میں روایت کے مطابق اس سال بھی رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ٹھیٹ اسلامی طریق جاری ہیں۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تراویح، درس قرآن کریم اور درس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہیں۔ امام شمشاد ناصر نے خصوصی طور پر مغرب کی نماز سے قبل ایک گھنٹہ درس قرآن کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ درس میں شامل ہونے والوں کے لئے باقاعدگی سے روزانہ افطار اور پھر کھانے کا خصوصی بندوبست کیا جاتا ہے۔ عام دنوں میں تقریباً 175 کے قریب مرد، عورتیں اور بچے شامل ہوتے ہیں۔

لیکن ہفتہ اور اتوار کو شاملین کی تعداد تقریباً چار سو تک پہنچ جاتی ہے۔ امام شمشاد احمد ناصر نے قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت سے پہلے چند روز تک صرف قرآن کریم کی فضیلت، اس کے نزول کی ضرورت اور افادیت کو بیان کیا۔ اسی طرح انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی قرآن کریم کے جمع ہونے اور ایک جلد میں مرتب ہونے کا ذکر کیا۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے کے بارے میں بھی بتایا۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ امام سید شمشاد احمد ناصر نے پہلے دس دن تک متواتر سورۃ الفاتحہ کا درس دیا اور سورۃ الفاتحہ کی اہمیت اور فضیلت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ احادیث اور بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات سے پیش کی۔ درس پر جمع ہونے والے افراد کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی جا رہی ہے کہ وہ رمضان کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں کیونکہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مقدس مہینہ کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس ماہ میں غرباء کا بھی خاص خیال رکھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت رمضان میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔ یہ مہینہ تنویر قلب اور دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ بھی ہے۔ دنیا ایک بحران سے گزر رہی ہے اس لئے دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں کیونکہ دعا کے ذریعہ ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور ماہ رمضان کے لئے دعا کا ماحول پیدا کر دیا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔ خبر کے آخر میں خاکسار کا نام، مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت اگست 2011ء پر 20 سے زائد تصاویر کے ساتھ ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی۔ اس اخبار کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ یہ اخبار واشنگٹن، نیویارک، ٹوکیو اور اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہوتا ہے۔ تصاویر میں جماعت احمدیہ کے سرکردہ افسران مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ، مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ، مولانا اظہر حنیف صاحب (موجودہ مشنری انچارج) امجد محمود خان صاحب، سیکرٹری نیشنل امور خارجہ، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر مبلغ لاس اینجلس، مکرم ملک وسیم احمد صاحب نائب امیر امریکہ، ڈاکٹر آغا شاہد خان صاحب، حسن حکیم صاحب سیکرٹری تبلیغ، سامعین کی ایک بڑی تعداد، مہمانان کرام، حکومتی اہل کار شامل ہیں۔ اخبار نے خبر کی سرخی یہ لگائی ہے: ’’جماعت احمدیہ کے 63 ویں سالانہ جلسہ میں امریکہ بھر سے ہزاروں افراد کی شرکت‘‘

’’اسلام آفاقی مذہب ہے اس کے ماننے والے امن و آشتی کے پیامبر ہیں، ہم امن، بھائی چارے اور مساوات کے نظام کے لئے کوشاں ہیں۔‘‘ (ڈاکٹر احسان اللہ ظفر)

’’اقوام متحدہ کا چارٹر آج 14 سو سال بعد بھی وہی کلمات ادا کر رہا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 14 سو سال قبل کہہ دیئے تھے کہ ہر انسان کو مکمل آزادی ہے۔‘‘ (مولانا اظہر)

پنسلوینیا ہیرس برگ (منظور حسین سے) جماعت احمدیہ کے 63 ویں جلسہ سالانہ میں امریکہ بھر سے ہزاروں کی تعداد میں افراد کی شرکت۔ امسال جلسے کا مقصد پیار، محبت، بھائی چارے اور امن کا فروغ تھا۔ امریکہ بھر کی تمام مساجد کے اماموں اور جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے اور ان کی فیملیوں نے اس جلسہ میں بھرپور شرکت کی۔ مقررین نے حاضرین کی ایک بڑی تعداد کو اسلام کے سنہری نظام مساوات، عدل و انصاف اور بھائی چارے کے حوالے سے بتایا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اظہر حنیف نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے سرداروں اور کفار مکہ کو تبلیغ کرنے کے لئے گئے تو نہ ہی ان کے پاس تلوار تھی اور نہ ہی کوئی فوج وہ صرف اللہ کے ایک برگزیدہ بندے کی حیثیت سے کفار کے پاس گئے۔ ان کا مقصد صرف اللہ کا پیغام، اللہ کے بندوں تک پہنچانا تھا۔ مگر آپ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے۔ آپ سے معاشی قطع تعلق کر لیا گیا یہاں تک کہ شعب ابی طالب میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قید کر دیا گیا۔

مولانا اظہر حنیف نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جو حقوق ایک مسلمان کو حاصل تھے وہی حقوق ایک یہودی اور نصرانی کو بھی حاصل تھے اور جب لوگوں نے ایک موقع پر آپ کی آواز پر کان نہ دھرے تو آپ نے اللہ کے حکم سے یہ کہہ دیا اے کافرو تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے کافی ہے۔ مولانا اظہر حنیف نے کہا کہ اقوام متحدہ کا چارٹر آج 14 سو سال بھی وہی کلمات ادا کر رہا ہے جو آپ نے 14 سو سال پہلے کہہ دیئے تھے کہ ہر انسان کو اپنے مذہب اور آزادی تقریر و تحریر کی مکمل آزادی ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں پاکستان افیئرز کے ڈائریکٹر مسٹر ٹم لینڈرکنگ نے کہا کہ اگر آج کی دنیا میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو معاشرے میں یکساں مقام حاصل نہیں ہوگا تو معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ معاشرہ ایک مہذب معاشرے کی صورت اختیار کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ وہ سات سال پاکستان میں رہے انہیں معلوم ہے کہ اس معاشرے میں مذہبی رواداری مکمل طور پر موجود نہیں۔ مذہبی انتہاء پسند وہاں معصوم لوگوں کو خودکش حملوں پر اکسا رہے ہیں۔ ہم سب کو مل کر ایسے معاشروں کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے........انہوں نے مزید کہا کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ احمدیہ کمیونٹی کی امریکہ میں کی جانے والی مذہبی رواداری کی خدمات کو سراہتا ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ

احمدیہ جماعت امریکہ کے صدر (امیر جماعت) ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے کہا کہ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے اور اس کے ماننے والے امن و آشتی کے پیامبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم دنیا بھر کی طرح امریکہ میں امن، بھائی چارے اور مساوات کے نظام کے لئے کوشاں ہیں۔

جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نسیم مہدی صاحب نے کہا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی دنیا بھر میں امن اور آزادی کے علمبردار ہے اور یہ سلسلہ پچھلے 120 سال سے جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں جماعت احمدیہ گزشتہ 90 سال سے اسلام کے پرامن پیغام کو پھیلانے میں کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ 9/11 کے بعد بھی ہمارے حوصلے پست نہیں ہوئے اور آج مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے 14 سو سال پہلے دیئے گئے پیغام امن کو پھر عام کر دیا ہے۔ جماعت احمدیہ دہشتگردی کی پرزور مذمت کرتی ہے اور بحیثیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ان کا دہشتگردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مولانا اظہر حنیف صاحب نے کہا کہ اسلام ہمیں سبق دیتا ہے کہ جہاں بھی رہو اس ملک کے قوانین اور حکمرانوں کی اطاعت کرو۔

مولانا نسیم مہدی صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے امن کے فروغ کے لئے ایک مہم بھی شروع کر رکھی ہے جس کے پیش نظر بسوں، ٹرینوں اور دیگر مقامات پر امن و اسلام کا پیغام محبت اور آزادی کے لئے تشہیری مہم جاری ہے اور پیغام 60 ملین امریکنوں تک پہنچ چکا ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ دنیا انٹرنیشنل سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے ہیرس برگ کی میئر مس لنڈا تھامسن نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے اس کنونشن میں شرکت پر خوش ہیں نیز وہ چاہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ اپنے محبت اور امن کے ایجنڈے کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے مزید آگے بڑھے کیوں کہ اس کٹھن دنیا میں یہی پیغام اصل پیغام ہے۔

احمدیہ جماعت امریکہ کا یہ سب سے بڑا جلسہ مانا جاتا ہے اس جلسہ میں 5 ہزار کے قریب لوگوں نے شرکت کی۔ جلسے میں پاسٹر ٹیری جونز کی طرف سے قرآن مجید کو جلانے کی بھی مذمت کی گئی جب کہ جماعت احمدیہ کے مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ وہ بہترین مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ امریکہ سے بھی محبت رکھتے ہیں اور اس کے قوانین کا احترام کرتے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ احمدیہ کمیونٹی کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے قادیان میں سو سال پہلے رکھی تھی جس کی شاخیں آج دنیا کے 80 ممالک میں موجود ہیں۔

پہلے پہل جماعت احمدیہ کے اجتماعات (مراد جلسہ

بقیہ صفحہ 12 پر

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

15/ اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ

مبلغین سلسلہ کی حضور سے میٹنگ اور مبلغین کو قیمتی نصائح و ہدایات

قسط 20۔ حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مختلف ممالک سے بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعہ آنے والے خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ نیز حضور انور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

فیملیز ملاقاتیں اور تاثرات

• پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 162 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب Marry Land کی مقامی جماعت کے علاوہ امریکہ کی دیگر مختلف 25 جماعتوں سے آئے تھے۔ جن میں سے بعض بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

جماعت Albany سے آنے والے 353 میل اور جماعت Chaaarlotte سے آنے والے 422 میل اور بوسٹن (Boston) سے آنے والے 427 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

آج بھی ملاقاتیں کرنے والوں میں بہت سے ایسے احباب اور فیملیز تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔

• ایک دوست سہراب احمد صاحب نے بتایا کہ میری زندگی کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ میرا دل سکون اور محبت سے بھر گیا ہے۔ چند لمحات تھے جو میں نے خلیفۃ المسیح کے پاس گزارے لیکن یہ میرے لیے ناقابل یقین حد تک یادگار ہیں۔ میں انہیں کبھی بھول نہیں سکتا۔

• شمیر گوہر ملک صاحب جو جماعت سنٹرل جرسی سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں نے اپنے بچپن میں جب بہت چھوٹا تھا حضور انور کو دیکھا تھا۔ آج میں ایک بالغ ہونے کی حیثیت سے زندگی میں پہلی بار مل رہا ہوں۔ اس وقت میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں ایک عجیب سرور اور لذّت محسوس کر رہا ہوں۔ ملاقات کی یہ سعادت ایک عظیم نعمت ہے۔ ہر کسی کو حضور انور سے ملنے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ یہ سعادت نصیب ہوئی۔

• علی عمر صاحب جماعت Cleveland سے آئے تھے کہنے لگے کہ اس وقت جذبات ایسے ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ بس ہم بہت خوش قسمت ہیں اور بہت خوش ہیں۔ حضور نے ہمیں بہت پیار دیا۔ ہمیں بھی تحفہ دیا، ہمارے بچوں کو بھی تحفہ دیا۔

• ایک صاحب شاہین خان صاحب جماعت Queens سے آئے تھے۔ ان کی اہلیہ بات کرتے ہوئے رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں ہماری خوشی ناقابل بیان ہے ہم بارہ تیرہ سال علیحدہ رہے ہیں۔ خاوند امریکہ آ گئے اور اسائلم کیا۔ کیس پاس ہوا تو پھر ہم آئے اور آج ہماری اکٹھی فیملی کی حضور انور سے ملاقات ہوگئی۔ ان کے دل خوشی کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور مزید بات نہ کر سکے۔

• ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔

مبلغین امریکہ کی اپنے آقا سے میٹنگ اور قیمتی نصائح

• بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں جماعت امریکہ کے مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین کی تعداد کے حوالہ سے استفسار فرمایا جس پر مبلغ انچارج صاحب نے عرض کیا کہ فیلڈ میں 40 مربیان ہیں۔ دو مربیان دفتر میں ہیں اور کچھ ان دیگر ممالک میں جو جماعت امریکہ کے سپرد ہیں۔

• **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز کیا۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ میں مبلغین کی تعداد تو دس سال پہلے کی نسبت دوگنا ہو چکی ہے۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آج سے دس سال پہلے آپ کی بیعتیں کتنی ہوتی تھیں؟

اس پر مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ دس سال پہلے ہماری رفتار کافی تیز تھی۔ ہر سال تقریباً 200 کے قریب ہو جاتی تھیں۔ لیکن اب کمی ہو گئی ہے۔

• **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دس سال پہلے 200 بیعتیں ہو رہی تھیں اور مربیان 20 تھے۔ اب 40 مربیان فیلڈ میں ہیں اور گزشتہ سال صرف 65 بیعتیں ہوئی ہیں۔** اس پر مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ Covid کی وجہ سے کام Slow ہوا ہے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اب تو کووڈ کو ختم ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ اب تو کوئی excuse نہیں ہونا چاہئے اور ویسے بھی کووڈ تو 3 سال سے چل رہا ہے۔ آپ کو مختلف طریقے explore کر لینے چاہئے تھے۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دس سال پہلے جماعت کی کل تعداد کتنی تھی اور اب کتنی ہے؟ مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ اس وقت امریکہ میں احمدیوں کی تعداد 22 ہزار کے لگ بھگ ہے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب اگر 22 ہزار ہے تو دس سال پہلے پانچ ہزار ہوگی۔ جب میں 2012ء میں آیا ہوں، اس وقت جلسہ کی حاضری پانچ، چھ ہزار تھی۔ باہر سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **جماعتوں میں لوگ آ گئے ہیں، مربیان کا کام ہے ان لوگوں کو بھی ساتھ Mobilize کریں۔ ان کو بھی تبلیغ کی طرف لیکر آئیں اور خود بھی پلان بنائیں۔ اب تو کووڈ کا بہانہ ختم ہو گیا ہے۔ اب کووڈ ہو بھی جائے تو کہتے ہیں کہ تین دن کے بعد آ جاؤ، کچھ نہیں ہوتا۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اب تو مزید excuse نہیں ہونا چاہئے۔ پچھلے تین سال سے کووڈ چل رہا تھا۔ اگر ہر سال 5,5 مبلغین آتے ہیں تو تین سال قبل بھی آپ کے پاس پچاس مبلغین تھے۔ جب تعداد پچیس تھی تو اس وقت بھی اتنی بیعتیں نہیں ہو رہی تھیں جتنی آج سے بیس سال پہلے ہوتی تھیں۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج سے فرمایا: **اپنے مربیان کو تھوڑا کھینچیں۔ ان سے پوچھیں ان کا تبلیغ کا کیا پلان ہے۔ تربیت کا کیا پلان ہے؟ ان کے تبلیغ کے اور تربیت کے ٹارگٹ کیا ہیں۔ کیا issues ہیں جو ان کو جماعتوں کی طرف سے face کرنے پڑتے ہیں؟ ان کو کیسے address کرنا ہے؟ اور ان کو صحیح tackle کرنے کے کیا طریقے کار ہیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **ہر ماہ میٹنگ کیا کریں۔ آن لائن میٹنگ کر لیا کریں۔ سارے مبلغین سے پوچھا کریں کہ ان کا کیا ٹارگٹ ہے اور کتنا achieve کیا ہے۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمشاد ناصر صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ نے اپنے لیے بیعتوں کا کیا ٹارگٹ رکھا ہے؟

• اس پر مبلغ صاحب نے عرض کیا کہ ٹارگٹ تو ابھی نہیں رکھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **بہتر سال کے ہو گئے ہیں، اب نہیں کرنا تو کب کرنا ہے۔**

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مربی سلسلہ فراست احمد صاحب نے عرض کیا کہ ان کے سپرد دو جماعتیں ہیں۔ ایک جماعت کی تجنید 235 اور دوسری کی 212 ہے۔

• بعد ازاں ظہیر باجوہ صاحب نے عرض کیا کہ ان کے سپرد ڈیلس اور فورٹ ورتھ کی جماعتیں تھی لیکن اب وہ ہیوسٹن جا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے عرض کیا کہ ڈیلس میں جماعت کی تجنید پانچ سو تھی اور فورٹ ورتھ میں تقریباً تین سو تجنید تھی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے عرض کیا کہ ڈیلس میں تو تمام افراد سے رابطہ تھا تاہم فورٹ ورتھ میں پچاس فیصد لوگوں تک رابطہ تھا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ **کتنا رابطہ تھا؟ صرف السلام علیکم وعلیکم السلام کی حد تک یا ان کو کچھ نمازوں وغیرہ کے لیے بھی کہتے تھے، ان کو تربیت کے لیے بھی کہتے تھے، قرآن شریف پڑھنے کے لیے کہتے تھے، خطبات سننے کے لیے کہتے تھے۔ اس کا کیا result تھا۔ آپ نے کوئی تبلیغ پلان دیا تھا؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا: **جہاں جہاں مربیان ہیں، ان کی داعیان الی اللہ کی کوئی ٹیم بنی ہوئی ہے؟ ہاتھ کھڑے کریں۔ بتائیں کہ کہاں کہاں داعی الی اللہ کی باقاعدہ ٹیم بنی ہوئی ہے اور کام کر رہی ہے۔**

اس پر بعض مبلغین نے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **تقریباً آدھی جگہوں پر ٹیمیں ہیں۔ باقی جگہوں میں بھی داعی الی اللہ بنانے چاہئیں۔ آپ خود کتنا کام کر سکتے ہیں، لوگوں کو motivate کرنا ہو گا کہ وہ بھی اس کام میں آگے آئیں۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج سے فرمایا کہ آپ کو ایک ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا ہے۔ کیا آپ نے مربیان میں تقسیم کر دیا ہے۔ مربیان کو بتا دیا ہے کہ آپ کی جماعت کا یہ ٹارگٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ گزشتہ سال کے دوران ان کی 65 بیعتیں تھیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا تو خیال تھا کہ 165 بیعتیں تھیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ **جو بیعتیں ہوتی ہیں وہ کس ذریعہ سے ہوتی ہیں؟ داعیان کے ذریعہ سے ہوتی ہیں یا ویسے کسی Personal contact سے ہوتی ہیں۔ شادی کروانے کے لئے ہوتی ہیں یا مربیان کے ذریعہ سے ہوتی ہیں؟**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **جس طرح بھی ہوتی ہیں ان کو آخر کار سنبھالنا مربیان نے ہی ہے۔ اگر کسی دور کے علاقہ سے ہیں اور مربی ہر جگہ نہیں پہنچ سکتا تو مربیان کے پاس ایک ٹیم ایسی ہونی چاہئے جو نو مبائعین سے رابطہ کریں۔ پھر سیکرٹری تربیت برائے نو مبائعین کو بھی اور صدر جماعت کو بھی تھوڑا push کریں اور پھر نو مبائعین سے رابطہ رکھیں۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **مربیان کا جو یہ خیال ہے کہ یہ انتظامی معاملہ ہے، اس لیے صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت برائے نو مبائعین خود ہی کام کرے گا اور ہم نے کچھ نہیں کرنا، یہ غلط ہے۔ آپ نے ہی تربیت کے لیے بھی اور تبلیغ کے لیے بھی نگرانی کرنی ہے۔ آپ نے ہی ان کو guide کرنا ہے، آپ نے ہی ان کی راہنمائی کرنی ہے۔ جہاں تبلیغ اور تربیت کا معاملہ ہے اس میں تو بہر حال آپ کو تھوڑی سی دخل اندازی کرنی ہے۔ مال کے معاملہ میں ٹھیک ہے، دخل اندازی نہیں کرنی، امور عامہ کے معاملہ میں دخل اندازی نہیں کرنی۔ یا دوسرے بعض شعبے ہیں وہاں تک تو ٹھیک ہے۔ ہاں اگر کوئی مشورہ مانگے تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔ لیکن تبلیغ اور تربیت میں تو بہر حال آپ کو پوچھنا چاہیے۔ اسی کام کے لیے مربیان مقرر کیے گئے ہیں۔ آپ نے تربیت اور تبلیغ کو ضرور دیکھنا ہے۔ لہٰذا اس کے مطابق اپنا پلان بنائیں۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اگر آپ خود active ہو جائیں گے تو صدر جماعت کو خود پتا لگ جائے گا کہ مربی کو اپنے کام کا پتا ہے۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: **جب آپ اپنے سینٹر میں ہیں تو پانچ وقت نمازوں کے لیے اپنا سینٹر کھولیں۔ اگر مسجد ہے تو مسجد کھولیں۔ لوگوں کو پتہ ہو کہ مربی صاحب available ہیں۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **دوسری چیز یہ ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ تہجد کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ نوافل کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ دیں، مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر پڑھنے، کتب پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ اگر سارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر ہی غور سے پڑھ لیں تو اس سے ہی علم میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس سے آپ کی grasp ہو جائے گی اور چیزوں کی اچھی طرح سمجھ آ جائے گی۔ پھر باقی کتابیں بھی تفصیل سے پڑھیں۔ اپنے علم کو بڑھائیں، اپنی روحانیت کو بڑھائیں اور اسی کا اثر جماعتوں کی انتظامیہ پر بھی ہو جائے گا اور جب ان پر یہ اثر ہو جائے گا تو آپ کے بہت سارے شکوے خود بخود دور ہو جائیں گے۔ ان کو پتہ ہو گا کہ ہمارے مربی کا اللہ تعالیٰ سے بھی تعلق ہے اور ہمارے ساتھ بھی ہمدردی کا تعلق ہے اور لوگوں کا بھی مربی صاحب کے ساتھ تعلق ہے۔ جب لوگوں کا آپ کے ساتھ تعلق ہو جائے گا تو انتظامیہ خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے۔ باقی چھوٹے موٹے سوالوں کے پیچھے پڑنے کی بجائے کہ صدر نے ہمیں یہ کہہ دیا، جنرل سیکرٹری نے ہمیں یہ کہہ دیا، ہمیں فلاں کام سے روک دیا۔ آپ نے اپنا کام کرنا ہے اور کرتے چلے جانا ہے۔ آپ کو کوئی نہیں روک سکتا، خود راستے نکلنے ہوں گے۔ باقی بہانے ہوتے ہیں کہ فلاں نے روک دیا۔ جنہوں نے کام کرنا ہوتا ہے وہ ساری روکوں کے باوجود کرتے ہیں اور بڑا اچھا کام کرتے ہیں۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **بعض انتظامی معاملات ہوتے ہیں۔ آپ کا کام ہے کہ اپنا کام کئے جائیں۔ یہ بہانے بالکل غلط ہیں کہ انتظامیہ ہمیں کچھ کرنے نہیں دیتی۔ آپ کے کام سے انتظامیہ کا کوئی تعلق نہیں۔ انتظامیہ آپ کو پانچ نمازیں پڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ انتظامیہ آپ کو اپنے نوافل پڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ انتظامیہ آپ کو قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ انتظامیہ آپ کو اپنی روحانی حالت میں بڑھنے سے نہیں روک سکتی انتظامیہ آپ لوگوں کو personal Contact کرنے سے نہیں روک سکتی۔ انتظامیہ آپ کو تبلیغ کرنے سے نہیں روک سکتی۔ یہ چیزیں جب ظاہر ہو جائیں گی۔ کھل کر سامنے آ رہی ہوں گی تو اگر انتظامیہ میں کوئی ایسی بات ہے بھی تو خود بخود ٹھیک ہو جائے گی اور پھر انتظامیہ میں ہی ایسے لوگ ہوں گے جو آپ کا ساتھ دینے والے ہوں گے۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **جب آپ کی یہ حالت ہو جائے گی تو خود بخود صدر جماعت یا جنرل سیکرٹری بعض جگہ مسائل پیدا کرنے والے جو بھی ہیں ان کو خود بخود کان ہو جائیں گے کہ ہم نے تعاون کرنا ہے۔ اس لئے پہلا initiative آپ کو لینا ہو گا۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربی سلسلہ فراست صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: **آپ فیلڈ میں جا رہے ہیں۔ آپ نے جذباتی نہیں ہونا کہ فلاں نے یہ کہہ دیا فلاں نے یہ کہہ دیا۔ جذباتی ہونا مربی کا کام نہیں ہے۔ جب وقف کر دیا تو پھر ہر ایک چیز کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ اپنی عزت کو بھی قربان کرنا پڑتا ہے۔ وہ پنجابی کا شعر ہے کہ**

؎ جھوٹیاں عزتاں لبھدا جیہڑا، عاشق نہیں سودائی اے

بس عاشق بننا ہے تو پھر ان ساری چیزوں کو چھوڑنا ہو گا۔ اس لیے جذباتی نہیں ہونا۔ اپنے کام سے کام رکھنا ہے۔ لوگ خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ دعا بھی کرو۔ پیار سے سمجھاتے بھی رہو انتظامیہ میں بعض لوگوں

کو رعب ڈالنے کی یا بلاوجہ دخل اندازی کرنے کی یا یہ اظہار کرنے کی کے ہم تم سے زیادہ جانتے ہیں کہ عادت ہوتی ہے۔ یا یہ بتانے کے لئے آپ لوگ تو ابھی young ہیں، ہم تو بڑے تجربہ کار ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے ساتھ حکمت سے کام کرنا ہے لوگ کہہ دیں کہ یہ diplomacy ہے، سیاست ہے۔ یہ سیاست نہیں حکمت عملی ہے۔ حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے کام سے کام رکھنا ہے اور اپنے لئے جو ٹارگٹ بنایا ہوا ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ خود اپنا maximum potential دیکھ کر اپنے لئے ٹارگٹ مقرر کریں۔ لیکن تھکے ہوئے ٹارگٹ نہ ہوں۔ اپنے لیے زور دار اور بڑے ٹارگٹ رکھیں اور پھر ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک دو سینئر مبلغین سے دریافت فرمایا کہ ان کو انتظامیہ کی طرف سے کیا مسائل دیکھنے پڑے ہیں۔ اس پر ان مبلغین نے عرض کیا کہ ان کو کبھی مسائل نہیں ہوئے۔ اگر کبھی کوئی مسئلہ ہوا بھی ہے تو پیار محبت سے حل ہو جاتا ہے۔

- اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **جو نوجوان مبلغین ہیں ان میں بعض دفعہ جوش آ جاتا ہے۔ لیکن آپ نے اپنے جوش کو دبانا ہے۔ آپ نے وقف کیا ہوا ہے اور جو باقی عہدے داران ہیں وہ واقفین زندگی نہیں ہیں۔ اس لیے واقف زندگی کی حیثیت سے بہرحال قربانی دینی پڑتی ہے اور برداشت بھی کرنا پڑتا ہے۔ آپ کی برداشت کا threshold باقیوں کی نسبت زیادہ ہونا چاہیے۔**

- بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **میں نے جو باتیں کرنی تھیں کر لیں ہیں۔ اس کے بعد اگر کسی نے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔ ویسے تو اب انتظامی معاملات کے حوالہ سے کوئی سوال نہیں ہونا چاہیے، لیکن اگر کوئی سوال ہے تو پوچھ لیں۔**

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ وہ ایک جماعت میں پہلے مربی کے طور پر جا رہے ہیں وہاں گزشتہ تین سال سے کوئی مربی نہیں تھا وہ جماعت بھی کافی سست ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اس کا مطلب ہے کہ آپ وہاں pioneer مربی بن جائیں گے۔**

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **آپ چست ہو جائیں گے تو جماعت خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ ایک چیز دماغ میں رکھیں کہ جماعتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ خاص طور پر جب لمبا عرصہ ان کو دیکھنے والا نہ ہو، ان کو پوچھنے والا نہ ہو تو جماعتیں ایسی ہو جاتی ہیں۔ اس لیے ایسی جماعتوں میں وقت لگتا ہے۔ اس لئے یہ کہہ دینا کہ میں نے ایک دفعہ کہہ دیا تھا اس نے میری بات نہیں مانی تو میں نے اب دوبارہ نہیں کہنا درست نہیں ہے۔ بار بار نصیحت کریں۔ قرآن کریم نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور نصیحت کے لئے ہی کہا ہے۔ فذکر کا ہی حکم ہے۔ تو ہمارا کام کہتے چلے جانا ہے اور تھکنا نہیں ہے۔ جہاں تھک گئے وہاں کام خراب ہو جاتا ہے۔ مستقل مزاجی سے کہتے چلے جانا ہے۔ یہ سوچ رکھنی ہے کہ چاہے جتنی بھی سست جماعت ہے میں نے اس کو چست بنانا ہے۔ اس میں چاہے مجھے ایک سال لگے، دو سال لگیں، یا تین سال لگیں یا جتنا عرصہ بھی یہاں ہوں میں نے پوری کوشش کرنی ہے۔**

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **خاص طور پر نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملائیں اگر نوجوان active ہو جائیں گے اور ان کو برائیوں سے بچا لیں گے تو پھر بوڑھوں کو بھی تھوڑا سا احساس پیدا ہوگا کہ مربی صاحب کام کر رہے ہیں۔ اس لیے وہاں جا کر پہلے نوجوانوں کو خاص طور پر دیکھیں۔ پہلے جائزہ لیں کہ کتنی جماعت ہے کہاں کہاں ان کی توجہ ہے، تعداد کے لحاظ سے کہاں کہاں زیادہ احمدی ہیں، آپ نے کہاں دورے کرنے ہیں۔ جماعت کے اندر مختلف حلقے ہوں گے۔ ہر حلقہ کا دیکھ لیں کہ اس کی کتنی تعداد ہے اور پھر ان کو وقت دیں۔ پھر وہاں کے نوجوانوں کو دیکھیں۔ پہلے ان کے مسائل کا جائزہ لیں، ان کے ساتھ مل کر بیٹھیں تو پتہ لگے گا کہ ان کو دین کے بارے میں کیا کیا اعتراضات ہیں، کیا reservation ہیں۔ یا بعضوں کو انتظامیہ سے یا اپنے بڑوں سے شکوے ہوتے ہیں۔ یا آپس میں ہی ایک دوسرے سے شکوے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ جماعت سے پیچھے ہٹ رہے ہوتے ہیں۔ ان سارے مسائل کا جائزہ لے کر پہلے ایک سوال نامہ (questionaire) بنا لیں کہ کس طرح ان مسائل کو ایڈریس کرنا ہے اور کس طرح ان کا جواب دینا ہے اور کس طرح اس کے لیے مزید لائحہ عمل بنانا ہے۔ یہ ساری چیزیں دیکھ لیں۔**

- مبلغ نے عرض کیا کہ ان دونوں جماعتوں میں ایک تو رفیوجیز ہیں جو نئے آئے ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو تیس سال سے وہاں رہ رہے ہیں۔ دونوں کے آپس میں بہت سے اختلافات ہیں۔

- اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **جو یہاں لمبے عرصے سے رہ رہے ہیں وہ اپنے آپ کو تھوڑا superior سمجھتے ہوں گے۔ جو نئے آئے ہیں یہاں وہ immigrants ریفیوجیز یا اسائلم سیکرز ہوں گے۔ آپ نے ان کے پاس بھی جانا ہے اور ان کو بھی سمجھانا ہے۔ ابھی کل ہی میں نے خطبہ میں یہی بتایا ہے کہ ہم ایک ہیں اور ایک بن کر رہنا پڑے گا۔ یہی باتیں میں نے بتائی ہیں اور یہی مسائل ہیں۔ ان کو یہی بتانا ہے کہ ہم چاہے مختلف باپوں سے ہیں لیکن ہمارا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ میرا خیال ہے کل میں نے جو باتیں خطبہ میں بتائی ہیں وہ آپ کو میدان عمل میں کافی کام آئیں گی۔**

- اس کے بعد ایک مبلغ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق امسال جنوری سے رسالہ ’’دی مسلم سن رائز‘‘ کو سہ ماہی کی بجائے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔

- اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اس کے content بھی اچھے ہونے چاہئیں کیونکہ جب یہ رسالہ شروع ہوا تھا تو اس کا مقصد تبلیغ تھا۔ اس لیے اس کا content تبلیغ ہونا چاہیے تھا۔**

- مبلغ نے عرض کیا کہ اس کے content میں بھی بہتری پیدا کی گئی ہے۔ اب یہ رسالہ نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی وساطت سے تمام جماعتوں کے سیکریٹریان کو بھجوایا جاتا ہے۔ اسی طرح تمام فیلڈ کے مشنریز کو بھی یہ رسالہ بھیجا جاتا ہے۔ تاہم ابھی تک تبلیغ کے میدان میں اس کا کوئی اثر نظر نہیں آ رہا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **صرف بھیج دینے سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھیں کہ اس کا content کیا ہے۔ اس میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کے intrest کے ہوں۔ لوگوں کے ذاتی تجربات ہوتے ہیں اور اسی طرح اور عناوین ہوتے ہیں۔ آپ کو explore کرنا ہوگا۔ اب ریویو آف ریلیجن کو دیکھ لیں کہ آج سے دس سال قبل یہ رسالہ دو ہزار کی تعداد میں بھی نہیں چھپتا تھا۔ اب یہ آن لائن ہی لاکھوں لوگوں تک پہنچتا ہے اور تیس ہزار کی تعداد میں چھپ بھی رہا ہے اور لوگ پڑھتے بھی ہیں۔ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی پڑھتے ہیں اور پڑھ کر اپنے تبصرے بھیجتے ہیں۔ بڑی بڑی پبلشنگ کمپنیوں کے ایڈیٹر اور مالکوں نے یہ comments بھیجے ہیں کہ ہم یہ رسالہ پڑھ رہے ہیں اور اس سے ہمیں اسلام کے بارے میں بہت کچھ پتہ لگ رہا ہے۔ اس لیے یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ مضامین دلچسپ ہیں یا نہیں۔ صرف خشک اور فلسفیانہ مضامین نہیں ہونے چاہیے۔ ہر طبقہ کے مطابق اس میں مضامین آئیں۔ ایک عام آدمی کو تبلیغ کرنے کے لئے کس قسم کا مواد ہونا چاہیے، ایک درمیانہ آدمی کے لئے کس قسم کا مواد ہونا چاہیے اور ایک پڑھے لکھے کے لیے کیا مواد ہونا چاہیے، ایک مذہبی آدمی جو مذہبی بحث کر سکتا ہے اس کے لیے کیا مواد ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ میں نے بعض کتب میں اگر مشکل اردو یا مشکل الفاظ استعمال کیے ہیں یا فلسفیانہ ہیں تو وہ اس وجہ سے ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ بحث تھی یا مقابلہ تھا ان کا خیال تھا کہ مجھے کچھ آتا نہیں ہے۔ اس لئے ان کو بتانے کے لئے تھیں اور ساتھ تبلیغ بھی ہو رہی تھی۔ اور جو عام لوگ ہیں، افراد جماعت ہیں ان کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسان اور عام فہم زبان میں بھی تحریر فرمایا۔ اس لئے ہمارے سامنے ہر طرح کا مواد ہونا چاہیے۔ قرآن کریم ہی دیکھ لیں ایک جگہ تو بہت فلسفیانہ اور سائنس اور علمی باتیں آ رہی ہیں اور دوسری جگہ عام احکامات آ رہے ہیں۔ بس اسی نہج پر آپ نے اپنے رسالہ کو چلانے کی کوشش کرنی ہے۔**

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اگر یہ رسالہ مربیان کے پاس جاتا ہے تو مشنری انچارج صاحب سے کہیں کہ اپنی رپورٹ میں یہ بھی شامل کر لیا کریں کہ کیا مربیان نے یہ رسالہ پڑھا ہے اور اگر پڑھا ہے تو ان کے خیال میں کیا کمیاں ہیں۔ کیا یہ رسالہ اتنا اچھا نہیں ہے کہ کسی کو دیا جا سکے یا اس میں کیا بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ پھر مشنریز صرف اعتراض نہ کریں بلکہ اس میں contribute کریں۔ اپنے تجربات لکھیں۔ اپنے آرٹیکل لکھیں۔ ان کا علم بھی بڑھے گا اور اگر یہ عام فہم ذاتی تجربات ہیں تو اور لوگوں کا علم بھی بڑھے گا۔ جب تک فیڈ بیک نہیں آئے گا اور فیڈ بیک کے لیے سب سے پہلی لائن تو مشنریز کی ہے۔ یہی آپ کو فیڈ بیک دیں گے اس طرح ہونا چاہیے۔ پھر سکریٹری اشاعت، سیکرٹریان تبلیغ اور سیکرٹریان تربیت سے پوچھیں کہ ان کے نزدیک اس کو کس طرح بہتر کیا جا سکتا ہے۔ وہاں لوگوں میں تبلیغ کے لیے کس قسم کا مواد چاہیے۔ اس لیے اپنی سوچ کے مطابق نہ لکھتے رہیں۔۔ آج کل کی سوچیں بدل گئی ہیں نوجوانوں کی سوچ اور ہے۔ جو immigrants آئے ہیں ان کی سوچ اور ہوگی۔ اس لئے کچھ مواد ان کے مطابق دینا پڑے گا۔ اور**

جو لوگ پڑھے لکھے ہیں یا اپنے آپ کو اسکالرز سمجھتے ہیں ان کے لیے کوئی اور قسم کا مواد دینا پڑے گا۔ اس لئے فیڈ بیک کا انتظام ہونا چاہیے۔ کوئی بھی کام کرنا ہو اگر اس کا فیڈ بیک نہیں ہے تو اس کا کوئی رزلٹ نکل ہی نہیں سکتا۔ صرف اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ ہم نے چھاپ دیا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح اگر رسالہ آن لائن ہے تو اس کا فیڈ بیک تو ویسے ہی پتہ لگ سکتا ہے کہ کتنے لوگوں نے اس کو پڑھا، کتنے لوگوں نے اس کو کھولا، کتنے لوگوں نے سارا رسالہ دیکھا اور کتنے لوگوں نے صرف چند پیجز پڑھے۔ یہ ساری انفارمیشن آپ کو مل جائے گی۔ اسی سے آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ لوگوں کے کیا intrest ہیں۔ یہ بھی ایک طریقہ ہے۔

الفضل کا تذکرہ

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الفضل والے بھی ہر مہینے مجھے رپورٹ بھیجتے رہتے ہیں کہ کس قسم کا فیڈ بیک ہے۔ کتنے لوگوں نے دیکھا، کتنوں نے پڑھا، کتنوں نے کون سے مضامین پسند کیے۔ ریویو والے بھی بھیجتے ہیں۔ الحکم والے بھی بھیجتے ہیں۔ آپ لوگ بھی اس طرح کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک اور مبلغ نے عرض کیا کہ ان کی پوسٹنگ ہارس برگ (Harrisburg) جماعت میں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ تو اپنے ہی گاؤں میں ہیں۔ لیکن یہ نہ سمجھیں کہ اب میں اپنی اماں ابا کے پاس ہی رہوں گا اور اپنے رشتہ داروں کے علاقے میں ہی رہوں گا۔ آپ کی تبدیلی بھی ہوسکتی ہے اور باقی سارے مبلغین بھی یہ دماغ میں رکھیں کہ آپ ساروں کا تبادلہ افریقہ بھی ہوسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ امریکہ میں تقرری ہوگئی ہے تو اب امریکہ ہی امریکہ ہے۔ اب میں ایک pool بنانے لگا ہوں۔ جس میں دنیا کے مختلف مربیان کی دوسرے ممالک میں تبادلے ہوا کریں گے۔ بہرحال امریکہ کا یہ خیال تو رکھنا پڑے گا کہ یہاں انگریزی بولنے والے زیادہ ہوں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج سے دریافت فرمایا کہ آپ کے خیال میں ان ٹرانسفرز سے آپ کو فائدہ ہوگا؟ اس پر مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ دوسری جگہوں پر جانے سے تجربہ کے لحاظ سے فائدہ ہوتا ہے۔

• بعد ازاں مختلف مشنریز نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مبلغ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی اردو کافی کمزور ہے اس کو بہتر کریں۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مربیان جو مجھے خط لکھتے ہیں وہ اردو میں لکھنا ہے انگلش میں نہیں لکھنا۔ چاہے ذاتی خط ہی ہو۔

• ایک مبلغ نے عرض کیا کہ بعض اوقات احمدی سوشل میڈیا پر ایسی چیزیں ڈالتے ہیں جو جماعتی روایات کے منافی ہوتی ہیں۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ سارے احمدی برابر تو نہیں ہوتے۔ اگر کوئی کسی احمدی کی کمزوری لے کر اس کو سوشل میڈیا پر پوسٹ کر دیتا ہے کہ احمدی کہتے یہ ہیں اور کرتے یہ ہیں۔ احمدی اچھے بھی ہوتے ہیں، برے بھی ہوتے ہیں۔ یہ کس نے کہا ہے کہ سو فیصد احمدی تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ آپ کے سو فیصد احمدی تو پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھتے۔ پہلے تو وہ پڑھائیں۔ اگر بنیادی چیز نہیں ہے تو پھر اس بات پر گھبرا جانا کہ بعض احمدیوں پر اعتراض کرتے ہیں ٹھیک ہے۔ ہاں اگر وہ احمدی آپ کے علاقہ میں رہنے والا ہے تو اس کے پاس جا کر اس کو سمجھائیں کہ دیکھو! اس وجہ سے جماعت پر اعتراض ہوا ہے تم اپنی اصلاح کرو۔ اگر وہ صحیح اعتراض ہے، ورنہ اگر وہ بولتے ہیں تو بولنے دیں۔ اگر کسی کو کوئی اور اعتراض نہیں ہوتا تو وہ گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی کل ہی مجھے ایک فیملی ملنے آئی تھی۔ ان کے دادا کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیغام پہنچا تھا اور جس احمدی نے پیغام پہنچایا تھا اس نے غصہ میں آ کر ان کا سر پھاڑ دیا تھا۔ اس پر انہوں نے اپنے کسی مولوی کو لکھا کہ ایک احمدی نے میرے ساتھ ایسے کیا ہے۔ اس پر اس مولوی نے ان کو اپنی گالیوں سے بھری ہوئی کتابیں بھیج دیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں نے تو تم سے دلیل مانگی اور تم نے گالیاں بھیج دی ہیں۔ یہ تو کوئی بات نہیں اسی بات پر وہ احمدی ہو گئے۔ تو یہ جو سوشل میڈیا والے اعتراض کرتے ہیں اور لوگوں کی کمزوریاں تلاش کر کے اعتراض کرتے ہیں تو ہم نے کب کہا کہ سو فیصد احمدی تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پہنچے ہوئے ہیں۔ اتنے اعلیٰ معیار قائم ہوتے تو مجھے خطبوں میں یہ کہنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی کہ اپنی اصلاح کرو۔ اپنے آپ کو ٹھیک کرو۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے جو بار بار تلقین کی ہے کہ مومن بنو، مومن بنو، مومن بنو، وہ کس لئے ہے۔ اسی لئے کہ ایمان کی مضبوطی کے لئے ہر وقت یاد دہانی ضروری ہے۔ یہ آپ لوگوں کا کام ہے وہ کرواتے رہیں۔ باقی گھبرانے کی ضرورت نہیں کہ سوشل میڈیا پر آ گیا تو ہمارے ہاتھ پاؤں پھول جائیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دشمن کا تو کام ہے کہ اس نے حملہ کرنا ہے۔ آپ کا کام ہے کہ اس حملہ سے نہ صرف اپنے آپ کو بچانا ہے بلکہ اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہر وقت defensive نہیں رہنا۔ اگر کوئی ایسی بات ہے جس سے مجموعی طور پر جماعت پر اثر پڑتا ہے تو اس کا جواب دے دیں ورنہ تو معمول کی بات ہے کہ لوگ بکواس کرتے رہتے ہیں۔ اس کا تو ہم جواب نہیں دے سکتے۔ گالیوں کا جواب تو ہم واقع نہیں دے سکتے ہم ان سے ہار مان گئے۔ لیکن اگر کوئی عقل کی بات ہے ضرور کرنی چاہیے۔ اس کا جواب دیں۔ آپ لوگ فیلڈ میں ہیں آپ لوگوں کو تجربات ہوتے ہیں۔ اپنے علم کو بڑھائیں اور ایسے اعتراضات کے جوابات تلاش کریں۔ ہاں اگر کسی میں کوئی کمزوری ہے یا اگر کوئی کہتا ہے کہ فلاں عہدے دار میں کمزوری ہے یا فلاں عہدے دار کے بچے کی شادی ہوئی ہے اور وہاں ڈانس ہو رہا تھا یا فلاں شادی میں میوزک بج رہا تھا تو پہلے اس عہدیدار کو سمجھائیں اور پھر اس کی رپورٹ کریں۔ اس قسم کے واقعات کی جو رپورٹس مجھے آتی ہیں تو میں عام طور پر ایسے عہدیداران کو ہٹا دیا کرتا ہوں۔ اس کا مرکز کو علم تو ہونا چاہیے۔ اس لیے امیر صاحب کو رپورٹ دیں۔ پھر امیر صاحب کے ذریعہ رپورٹ مرکز میں آ جائے گی۔ تو اگر کسی میں یہ کمزوریاں خامیاں ہیں اور کہنے کے باوجود اصلاح نہیں ہوتی اور اگر کوئی غلط کاموں میں ملوث ہے تو اگر اس میں کوئی عہدیدار شامل ہے تو جیسے باقیوں کو سزا ملتی ہے تو عہدیدار کو بھی سزا ملے گی۔ ابھی کینیڈا میں میں نے دو مربیان کو suspend کیا ہے جو ایک ایسی مجلس میں تھے جہاں گانا وغیرہ ہو رہا تھا اور وہ وہیں بیٹھے رہے اور وہاں سے اٹھ کر نہیں گئے۔ تو مربیان میں سے بھی بعض ایسے ہوتے ہیں، باقیوں کی کیا باتیں کریں۔

• اس کے بعد ایک مبلغ نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ کے حوالہ سے توجہ دلائی ہے۔ تبلیغ کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال بھی ہوسکتا ہے لیکن اس میں کنفیوژن ہے کہ سوشل میڈیا کے حوالہ سے کیا حدود ہیں۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو سنجیدہ قسم کا سوشل میڈیا ہے اور اگر آپ نے صرف تبلیغ کی حد تک جانا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اسی طرح آپ اپنی کوئی ویب سائٹ بھی بنا سکتے ہیں جس میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اگر اس کا تعارف ہو جائے تو لوگ اس کو دیکھنے لگ جاتے ہیں اور بعض لوگ سوشل میڈیا پر جواب بھی دیتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات personal اکاؤنٹس بنا کر اس میں غلط جوابات دینا شروع کر دیتے ہیں اس کو میں نے اس لیے منع کیا تھا اور پھر اس پر وہ اپنی مرضی کی بحث شروع کر دیتے ہیں۔ پھر مربیان کی آپس میں بحثیں شروع ہو جاتی ہیں کہ تم نے یہ غلط کہا ہے، اس کا جواب یوں ہونا چاہیے۔ جب آپ لوگ آپس میں ہی بحثیں شروع کر دیں گے تو سوشل میڈیا والوں پر کیا اثر ڈالیں گے۔ وہ چیزیں غلط ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: organised effort کے ساتھ ایک پلان بنائیں۔ اس کی منظوری لیں۔ اس کے بعد اس پر عمل کریں۔ یہ جو افراتفری کے کام ہوتے ہیں، ایک کا منہ ادھر جا رہا ہے دوسرے کا اُدھر جا رہا ہے۔ پتہ ہی نہیں کیا کرنا ہے۔ ہر ایک اپنی علمیت ظاہر کرنے لگ جاتا ہے۔ تو وہ چیز غلط ہے۔ میں نے اس سے روکا تھا۔ پانچ چھ مہینے پہلے میں نے کینیڈا کی ایک ویب سائٹ بند کروائی تھی، وہ اسی لئے کروائی تھی۔ بس یہ چیزیں غلط ہیں۔ ویسے تو تبلیغ کے لیے نئے نئے راستے explore کرنے چاہئیں اور جو سوشل میڈیا ہے اس کو استعمال کرنا چاہیے۔ ہم بھی کرتے ہیں۔ بعض ذیلی تنظیموں کو بھی یہ استعمال کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ اس لیے یہ اجازت مربیان کو بھی مل سکتی ہے لیکن اگر ان کا ایک organised سسٹم ہو۔

• اس کے بعد مبلغین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

• مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دو بجے تک جاری رہی۔

• بعد ازاں دو بج کر بیس منٹ پر حضور نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

صباحت مصطفیٰ

حسنِ ظن

کسی کے بارے میں اچھا خیال یا اچھا گمان رکھنا حسن ظن کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ واقعہ افک کے ذکر میں مؤمنین کو مخاطب کرکے فرماتا ہے: لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِہِمۡ خَیۡرًا ۙ وَّقَالُوۡا ہٰذَاۤ اِفۡکٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۳﴾ (النور:13) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اُسے سنا تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنوں کے متعلق حسن ظن کرتے اور کہتے کہ یہ کھلا کھلا بہتان ہے۔غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی یعنی حسن ظن کو بیان کرتے ہوئے مومن مرد اور مومن عورت کو مخاطب کیا ہے۔اور اس میں یہ حکم پوشیدہ ہے کہ اگر کسی کے متعلق کوئی بری بات سنی جائے تو مومن کا پہلا فرض ہوتا ہے کہ وہ نیک ظنی کو کبھی ترک نہ کرے۔کیونکہ اگر وہ برائی بعد میں دوسرے میں ثابت بھی ہوجائے تب بھی اسے نیک ظنی کا ثواب ضرور مل جائے گا اور اگر وہ برائی ثابت نہ ہو تو دوہرا نقصان ہوگا ایک تو بدظنی کا مرتکب ٹھہرے گا دوسرا ایک بے گناہ پر الزام لگا کر خلاف شریعت عمل کرے گا۔پس حسن ظن سراسر مومنانہ فعل ہے۔

حسن ظن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن ظن ایک حسین عبادت ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب حسن الظن)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سے کون افضل ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مغموم القلب اور صدوق اللسان۔اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہمیں صدوق اللسان کا تو علم ہے۔یہ مغموم القلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک و صاف دل جس میں کوئی گناہ، کوئی کجی اور کوئی بغض، کینہ اور حسد نہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع و التقویٰ)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں اس حوالے سے نصیحت فرمائی کہ ’’ایک سچے مسلمان کی نشانی، ایک سچے احمدی کی نشانی اور اس کا مقام یہ ہے کہ مغموم القلب بننے کی کوشش کرے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 26/ مئی 2006ء)

حسن ظنی کا معیار کیسا ہو اس بارہ میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم چوری کرتے ہو؟ تو وہ شخص خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں نے چوری نہیں کی۔اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہنے لگے میں تمہاری قسم پر اعتبار کرتا ہوں اور اپنے نفس کو جھٹلاتا ہوں۔ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ میں اپنی آنکھوں کو جھٹلاتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام)

اسی طرح ایک روایت میں حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ سے اس کے چہرے کی حفاظت فرمائے گا۔

(جامع ترمذی کتاب البر و الصلۃ باب ماجاء فی الذب عن عرض المسلم)

حسن ظن کے فوائد بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور اُنس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ بغض حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 215)

یہ حسن ظن ہی ہے جس سے عبادتوں میں بھی حسن پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوتا ہے۔حسن ظن سے ایک دوسرے کے لئے دل میں عزت پیدا ہوتی ہے۔جب عزت پیدا ہوجائے تو اس کا مزید فائدہ یہ ہوگا کہ کسی کے لئے برا سوچنے کا خیال پیدا نہیں ہوگا اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دل کو سکون اور اطمینان ملے گا۔غرضیکہ حسن ظن میں فائدے ہی فائدے ہیں۔انسان ایک نیکی کرتا ہے تو اس سے اور نیکیاں جنم لیتی ہیں۔اسی طرح حسن ظن سے کام لینے سے مزید نیکیاں کرنے کی توفیق ملتی ہے۔اللہ تعالیٰ مومنوں میں محبت، پیار اور بھائی چارہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور یہ حسن ظن سے پیدا ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ آپس میں محبت کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اپنے تعلقات کو دوسروں سے محبت کے رشتوں سے استوار کریں اور نظام جماعت سے بھی محبت پیدا کریں اور جو نظام جماعت چلانے والے ہیں ان سے ادب اور محبت کا رشتہ باندھیں...بعض دفعہ احترام محبتوں میں بدل جاتے ہیں اور بعض دفعہ محبتیں احترام پیدا کرتی ہیں یہ دونوں طبعی ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔‘‘

(خطبات طاہر جلد 13 صفحہ 874 خطبہ جمعہ 18/ نومبر 1994ء)

بدظنی کے نقصانات

جب انسان حسن ظن سے کام نہ لے تو اس کے نتیجے میں بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے...بدظنی بہت بُری چیز ہے۔انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کردیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کردیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 375)

اسی طرح بدظنی کے اور نقصانات یہ بھی ہیں کہ اس سے بے سکونی ہونے لگتی ہے۔دوسروں سے تعلقات خراب ہوجاتے ہیں۔انسان غرور، تکبر جیسی خطرناک برائیوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔جن کو قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ناپسند فرمایا ہے۔بدظنی سے ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کی زبان بھی پاک نہیں رہتی۔اچھے کلمات اس کی زبان سے نہیں نکلتے جو کسی سننے والے کو اضطراب میں ڈال دیتے ہیں اور بدظنی کرنے والا شخص آہستہ آہستہ بُرے اخلاق کا مظاہرہ کرنے لگ جاتا ہے۔جس سے معاشرے کا امن وسکون خراب ہوتا ہے۔بدظنی انسان کے ایمان کو تباہ کردیتی ہے۔اس سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ نصیحت فرمائی کہ

’’اگر کسی کی نسبت سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 246)

ہمیں چاہیے کہ ہم جہاں تک ہوسکے کسی سے متعلق بدگمانی کرنے سے بچیں کیونکہ یہ ایک گناہ بھی بن سکتی ہے اور جب تک کسی معاملے سے متعلق خوب وضاحت نہ ہوجائے ہم اپنی طرف سے قیاس آرائیاں نہ کریں بلکہ ہمیشہ ایک مثبت اور پائیدار سوچ کے مالک ہوں۔قرآن کریم نے ہمیں بدظنی سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا

(الحجرات:13)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔اور تجسس نہ کیا کرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ برائیوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’غور کرکے دیکھیں کن کن جگہوں پر ہم ٹھوکر کھاتے ہیں ان ان جگہوں پر بچنے کے سائن بورڈ لگادیئے اور تقویٰ کا ایک معنی بچنا بھی مراد ہے کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہاں ٹھوکریں ہیں کہاں خطرناک موڑ ہیں کہاں گڑھے ہیں کہاں اور قسم کے خطرات تمہارا انتظار کررہے ہیں۔اس زندگی کے سفر میں بیان کردہ سائن بورڈ یا نشان لگا دیئے گئے ہیں ان کو غور سے دیکھنا اور ان کے خلاف عمل نہ کرنا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد13 صفحہ 893)

عربی زبان میں ایک شعر ہے

وَعَیۡنُ الرِّضَا عَنۡ کُلِّ عَیۡبٍ کَلِیۡلَۃٌ
کَمَا اَنَّ عَیۡنَ السُّخۡطِ تُبۡدِی الۡمَسَاوِیَا

یعنی وہ انسان بھی کیسا جاہل ہے کہ آنکھ تو وہی ہے لیکن جب محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تو ہر برائی نظر سے غائب ہوجاتی ہے اور جب نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو جو برائی نہ بھی ہو وہ بھی دکھائی دینے لگتی ہے۔

پس ہمیں اپنی نگاہوں کو اپنے خیالات کو پاک کرنے کی ضرورت ہے اور آپس میں محبت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔اس طرح ہم ان معاشرتی برائیوں سے بچ سکیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے بن سکیں گے۔

ارشادات و واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حاجی الحرمین حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میرے بعض دوستوں نے مجھ کو ملامت کی کہ تو اس قدر حسن ظن سے کیوں کام لیتا ہے؟ میں نے کہا یہ تو میرے خدا تعالیٰ نے بلاواسطہ مجھ کو بتایا ہے۔میں کیوں بدظنی سے نہ بچوں۔بدظنی سے بچنے کا طریق سورہ نور کے پہلے رکوع میں لکھا ہے۔

(مرقات الیقین فی حیات نور الدین صفحہ 222)

آپؑ نے ایک جگہ اس بارے میں مزید تحریر فرمایا:

’’اس بدظنی سے بڑا بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ میں نے ایک کتاب منگوائی۔ وہ بہت بے نظیر تھی۔ میں نے مجلس میں اس کی اکثر تعریف کی۔ کچھ دنوں بعد وہ کتاب گم ہوگئی۔ مجھے کسی خاص پر تو خیال نہ آیا مگر یہ خیال ضرور آیا کہ کسی نے اٹھالی ہے۔ پھر جب کچھ عرصہ نہ ملی تو یقین ہوگیا کہ کسی نے چرالی۔ ایک دن جب میں نے اپنے مکان سے الماریاں اٹھوائیں تو کیا دیکھتا ہوں الماری کے پیچھے بیچوں بیچ کتاب پڑی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کتاب میں نے رکھی ہے اور وہ پیچھے جا پڑی۔ اس وقت مجھ پر دو معرفت کے نکتے کھلے۔ ایک تو مجھے ملامت ہوئی کہ میں نے دوسرے پر بدگمانی کیوں کی؟ دوم میں نے صدمہ کیوں اٹھایا؟ خدا کی کتاب اس سے بھی زیادہ عزیز اور عمدہ میرے پاس موجود تھی۔

اسی طرح میرا ایک بستر تھا جس کی کوئی آٹھ تہیں ہوں گی۔ ایک نہایت عمدہ ٹوپی مجھے کسی نے بھیجی جس پر طلائی کام ہوا تھا۔ ایک عورت اجنبی ہمارے گھر میں تھی۔ اسے اس کام کا بہت شوق تھا۔ اس نے اس کے دیکھنے میں بہت دلچسپی لی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹوپی گم ہوگئی۔ مجھے اس کے گم ہونے کا کوئی صدمہ تو نہ ہوا کیونکہ نہ میرے سر پر پوری آتی تھی، نہ میرے بچوں کے سر پر۔ مگر میرے نفس نے اس طرف توجہ کی کہ اس عورت کو پسند آگئی ہوگی۔ مدت گزر گئی۔ اس عورت کے چلے جانے کے بعد جب بستر کو جھاڑنے کے لئے کھولا گیا تو اس کی ایک تہ میں سے نکل آئی۔ دیکھو بدظن کیسا خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو سکھاتا ہے جیسا کہ اس نے محض اپنے فضل سے میری رہنمائی کی اور لوگوں سے بھی ایسے معاملات ہوتے ہوں گے مگر تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

اس بدظنی کی جڑ ہے ’’کرید‘‘ خواہ مخواہ کسی کے حالات کی جستجو اور تاڑ بازی۔ اسلئے فرماتا ہے وَلَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات:13) اور پھر اس تجسس سے غیبت کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ ان آیات میں تم کو یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ گناہ شروع میں بہت چھوٹا ہوتا ہے مگر آخر میں بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ جیسے بڑ کا بیج دیکھنے میں کتنا چھوٹا ہے لیکن پھر بعض بڑیں ایک ایک میل تک چلی گئی ہیں۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو اور بدی کو اس کی ابتداء میں چھوڑ دو۔‘‘

(خطبات نور خطبہ جمعہ 12؍ نومبر 1909ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’دنیا میں برائیاں پھیلانے میں بدظنی کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔ بدظنی کی وجہ سے ایک دوسرے کے عیب تلاش کئے جاتے ہیں تا کہ اس طرح اسے نیچا دکھایا جائے، اسے بدنام کیا جائے۔ اس لئے فرمایا کہ آپس کے تعلقات کے جو معاملات ہیں لوگوں کے ذاتی معاملات ہیں، ان کے معاملہ میں تجسس نہ کرو۔ یہ تجسس خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27؍ مارچ 2009ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک واقعہ کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک بادشاہ محمود غزنوی کا ایک خاص جرنیل تھا۔ بڑا قریبی آدمی تھا۔ اس کا نام ایاز تھا۔ انتہائی وفادار تھا اور اپنی اوقات بھی یاد رکھنے والا تھا۔ اس کو پتہ تھا کہ میں کہاں سے اٹھ کر کہاں پہنچا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کرنے والا تھا اور بادشاہ کے احسانوں کو بھی یاد رکھنے والا تھا۔ ایک دفعہ ایک معرکے سے واپسی پر جب بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ جارہا تھا تو اس نے ایک جگہ پڑاؤ کے بعد دیکھا کہ ایاز اپنے دستے کے ساتھ غائب ہے۔ تو اس نے باقی جرنیلوں سے پوچھا کہ وہ کہاں گیا ہے تو ارد گرد کے جو دوسرے لوگ خوشامد پسند تھے اور ہر وقت اس کوشش میں رہتے تھے کہ کسی طرح اس کو بادشاہ کی نظروں سے گرایا جائے اور ایاز کے عیب تلاش کرتے رہتے تھے تو انہوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا کہ بادشاہ کو اس سے بدظن کریں۔ اپنی بدظنی کے گناہ میں بادشاہ کو بھی شامل کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے فوراً ایسی باتیں کرنا شروع کر دیں جس سے بادشاہ کے دل میں بدظنی پیدا ہو۔ بادشاہ کو بہرحال اپنے وفادار خادم کا پتہ تھا۔ بدظن نہیں ہوا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے تھوڑی دیر دیکھتے ہیں۔ آ جائے گا تو پھر پوچھ لیں گے کہ کہاں گیا تھا۔ اتنے میں دیکھا تو وہ کمانڈر اپنے دستے کے ساتھ واپس آرہا ہے اور اس کے ساتھ ایک قیدی بھی ہے۔ تو بادشاہ نے پوچھا کہ تم کہاں گئے تھے۔ اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی نظر بار بار سامنے والے پہاڑ کی طرف اُٹھ رہی تھی تو مجھے خیال آیا ضرور کوئی بات ہوگی مجھے چیک کر لینا چاہئے، جائزہ لینا چاہئے، تو جب میں گیا تو میں نے دیکھا کہ یہ شخص جس کو میں قیدی بنا کر لایا ہوں ایک پتھر کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ میں تیر کمان تھی تا کہ جب بادشاہ کا وہاں سے گزر ہو تو وہ تیر کا وار آپ پر چلائے۔ تو جو سب باقی سردار وہاں بیٹھے تھے جو بدظنیاں کر رہے تھے اور بادشاہ کے دل میں بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ سب اس بات پر شرمندہ ہوئے۔

تو اس واقعہ سے ایک سبق بدظنی کے علاوہ بھی ملتا ہے کہ ایاز ہر وقت بادشاہ پر نظر رکھتا تھا۔ ہر اشارے کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ پس یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے بیعت اور محبت کا دعویٰ ہے اس کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے اور اس کے ہر اشارے اور حکم پر عمل کرنے کے لئے ہر احمدی کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر حکم کو ماننے کے لئے بلکہ ہر اشارے کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ خلیفۂ وقت کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں تو ان باتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں جن کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو تبھی بیعت کا حق ادا ہوسکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 26؍ مئی 2006ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Solomon Islands میں زلزلہ اور سونامی

مکرم مسعود احمد شاہد، مربی سلسلہ آسٹریلیا یہ اطلاع بھیجتے ہیں:

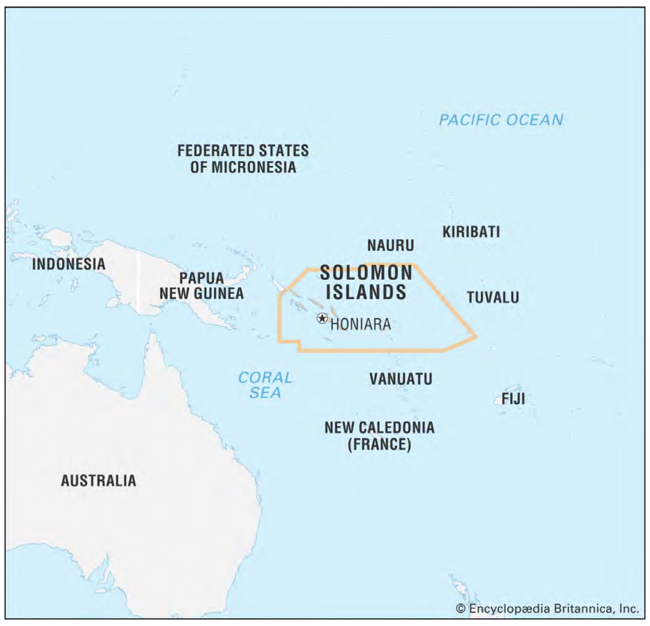

ملک سولومن کے کیپیٹل شہر Honiara کے تمام کاروبار، سرکاری دفاتر اور اسکول اچانک اس وقت بند کر دیئے گئے جب مؤرخہ 22؍نومبر کو ایک بجے بعد از دوپہر 7.0 سکیل کی شدت کا زلزلہ آیا اور سونامی کی وارننگ دے دی گئی۔ حکومتی ادارے USGS کی رپورٹ کے مطابق Guadalcanal صوبہ کے جنوبی مغربی علاقہ میں Honiara سے 18 کلومیٹر کے فاصلہ پر سطح سمندر سے 15 کلومیٹر کی گہرائی پر اس زلزلہ کا مرکز تھا۔

لوگوں کے اندر عجیب خوف وہراس پیدا ہوگیا۔ فوری طور پر نشیبی علاقوں کے لوگوں نے اپنے گھروں کو چھوڑ کر پہاڑوں کی طرف بلند مقامات کا رخ کیا تا کہ سونامی کے خطرے سے بچا جاسکے۔ زلزلہ کی شدت کی وجہ سے کئی عمارتوں کی چھتوں کو نقصان پہنچا اور ان کے شیشے ٹوٹ گئے۔ الحمد للہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

بعض بڑی عمر کے لوگوں کا کہنا تھا کہ اتنی شدت کا زلزلہ انہوں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ہی دیکھا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ چند سیکنڈ میں ختم ہوجائے گا لیکن یہ لمبا ہی ہوتا چلا گیا اور ختم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔

خاکسار ان دنوں سولومن جماعت کے دورہ پر آیا ہوا ہے اور جماعت کے مشن ہاؤس واقع Honiara میں ٹھہرا ہوا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ سارا منظر دیکھا اور زلزلے کی شدت کو محسوس کیا۔ زلزلے کے اختتام پر فرداً فرداً احباب جماعت سے رابطہ کر کے ان کی خیریت معلوم کی۔ الحمد للہ تمام احباب جماعت خیریت سے ہیں اور کوئی مالی نقصان بھی نہیں ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

رپورٹ: بشارت احمد طاہر۔ مبلغ سلسلہ ممباسہ ریجن کینیا

امیر صاحب کینیا کا دورہ کوسٹ ریجن

مکرم طارق محمود ظفر صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے مورخہ 8 تا 10/ نومبر 2022ء کوسٹ ریجن کی 6 جماعتوں بنام نزوونی (Nzovuni)، چیبونگا (Chibunga)، ملولہ (Mlola)، مواکی جیمبے (Mwakijembe)، کواکاڈوگو Kwakadogo، اور اُکونڈا Ukunda کا سہ روزہ دورہ کی توفیق پائی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

احباب جماعت نے امیر صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اس دورہ میں آپ نے دیگر احباب جماعت سے ملاقات کی اور تعارف حاصل کیا۔ اس کے علاوہ تعلیمی اور تربیتی جائزہ لیا اور موقع اور مناسبت کے لحاظ سے احباب کو نصائح فرمائیں۔ خصوصاً نماز باجماعت کی ادائیگی، دینی علم بڑھانے، نظام جماعت کو مضبوطی سے پکڑنے جماعتی اموال کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی نیز بچوں کی تربیت اور ان کا مسجد کے ساتھ پیوند مضبوط کرنے پر زور دیا۔ احباب نے اپنی مشکلات اور مسائل کا ذکر بھی محترم امیر صاحب سے کیا۔ 2 جگہوں پر خشک موسم میں نمازیوں کے لئے پانی کی عدم دستیابی کا ذکر ہوا جس پر امیر صاحب نے فرمایا ہم جماعتی فلاحی تنظیموں کے ذریعے اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح ایک جماعت نے معلم صاحب کو درخواست کی جس پر امیر صاحب نے فرمایا: آپ اپنے بچے وقف کریں تا ہمارے پاس ہر جماعت کے لیے ایک معلم موجود ہو اور اس بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔ اس وقت تک آپ خود بنیادی علم حاصل کریں اور اس کمی کو پورا کریں۔ نیز لوکل سرکٹ کے معلم صاحب کو ایسے احباب تیار کرنے کے لئے اپنے آپ کو زیادہ سرگرم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ایک مسجد جس کی مرمت ہونے والی تھی کے لیے فنڈز دینے کے لیے کہا نیز احباب جماعت کو بھی تحریک کی کہ وہ بھی مسجد کی مرمت میں حصہ ڈالیں۔ کاٹولانی (Katolani) جماعت کے ایک مخلص احمدی مرحوم رمضان یاوا صاحب کی قبر پر دعا کی جو چند ماہ قبل جگر کی بیماری کے سبب فوت ہوئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

ملولہ (Mlola) میں عارضی مسجد کی تعمیر

ملولہ میں بفضل اللہ تعالیٰ خاکسار کی کوششوں سے امسال جون میں جماعت قائم ہوئی تھی نصف صد سے زیادہ لوگ دوسرے مسلمان فرقوں میں سے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوئے تھے ان کی خواہش تھی کہ ہماری اپنی مسجد ہو جس کے لیے انہوں نے کیونٹی لینڈ میں سے ایک پلاٹ حاصل کیا۔ جماعت نے انہیں آئرن شیٹس (Iron Sheets) مہیا کیں اور اب وہ اپنی کچی مسجد بنا رہے ہیں جب ہم ملولہ پہنچے تو دیکھا کہ مزدور مسجد کی دیواروں میں گارا چن رہے ہیں جن میں ایک بزرگ مکرم عثمان صاحب اور دوسرے مکرم جمعہ صاحب بھی شامل تھے جو بہت عمر رسیدہ ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء مکرم امیر صاحب نے ان کے اس جذبے کو سراہا اور استقامت ایمان کے لیے دعا کی۔

مواکی جیمبے (Mwakijembe) میں معلم ہاؤس کا افتتاح

مواکی جیمبے میں ہماری کچی مسجد تھی چند سال پہلے ایک پختہ خوبصورت مسجد بنائی گئی۔ اور اب پرانی مسجد کو گرا کر 2 کمروں پر مشتمل معلم ہاؤس بنایا گیا ہے مکرم امیر صاحب نے فیتا کاٹ کر اس کا افتتاح کیا اور دعا کروائی اور احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اُکونڈا (Ukunda) میں ریجنل معلمین و مبلغ سلسلہ سے میٹنگ:
جمعرات کو مکرم امیر صاحب ساؤتھ کوسٹ کے 8 معلمین اور ریجنل مبلغ کے ساتھ میٹنگ کی ان کے کام کا جائزہ لیا۔ بعض معاملات میں رہنمائی فرمائی اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد ہم ایک احمدی دوست کے فارم پر اس کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کے لیے گئے جو کچھ عرصہ پہلے ملیریا کے سبب وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اس کے بوڑھے والد صاحب کو ہمت اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اس طرح مکرم امیر صاحب کینیا کا دورہ اختتام پذیر ہوا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس دورے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پہ عمل کرتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین ثم آمین

بقیہ: تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے...... از صفحہ 5

سالانہ ہے) مرزا غلام احمد کی ہدایات پر ہر سال قادیان (انڈیا) میں قائم کئے جاتے رہے مگر بعد ازاں انہیں ربوہ پاکستان منتقل کر دیا گیا۔ مگر حکومت پاکستان کی جانب سے جماعت احمدیہ پر پابندی کی وجہ سے اب ہر سال یہ اجتماع امریکہ میں کئے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی کیونٹی کا ہیڈ آفس برطانیہ میں موجود ہے۔ آج ربوہ کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھ دیا گیا ہے۔ پاکستان میں احمدیہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد اذان نہیں دے سکتے اور انہیں مذہبی رسومات ادا کرنے کی بھی مکمل آزادی نہیں ہے......

احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسے میں لوگوں کو مفت کھانا تقسیم کیا گیا۔

نوٹ: ہم انٹرنیشنل دنیا اخبار کے ایڈیٹر اور نمائندہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمارے جلسہ کی خبر شائع کی۔ آخر میں جو انہوں نے لکھا کہ بعد ازاں قادیان سے جلسہ سالانہ ربوہ منتقل ہو گیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ قادیان میں جلسہ نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں ہر سال دسمبر کے آخر میں یہ جلسہ بلا روک ٹوک ہو رہا ہے اور دنیا کے قریباً سبھی ممالک اپنے اپنے موسم اور دیگر سہولتوں کے پیش نظر ہر سال جلسہ سالانہ کرتے ہیں۔ امریکہ میں بھی ہر سال اپنا جلسہ ہوتا ہے۔ یہ ربوہ کے جلسہ کا بدل نہیں ہے۔ 1984ء میں جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس XX شائع ہوا اور آئین میں مزید ہمارے خلاف ترامیم کی گئیں۔ اس کے بعد سے اب تک وہاں جلسہ کرنے کی اجازت حکومت کی طرف سے نہیں ملتی۔ جب کہ جماعت کی طرف سے ہر سال حکومت کو اجازت کے لئے لکھا جاتا ہے مگر اجازت نہیں ملتی۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کے مخالفین اور معاندین ہیں جن کا صبح و شام مشغلہ ہمیں گالیاں دینا اور ہمارے بزرگوں کو برے نام سے یاد کرنا ہے انہیں ہر سال ہمیں گالیاں دینے کے لئے جلسہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

اخبار نے جلسہ کی خبر شائع کی ہے ہم اس پر شکر گزار ہیں لیکن ساتھ ہی خبر سے جو غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی وہ دور کی گئی ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں اپنے اپنے حالات کے مطابق جلسے ہو رہے ہیں اور یہ خدا کا فضل ہے کہ قادیان کی بستی سے صرف 75 افراد سے جو جلسہ شروع ہوا تھا وہ آج دنیا کے کونے کونے میں ہو رہا ہے اور یہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان بن رہا ہے۔ بصیرت رکھنے والوں کے لئے یہی ایک صداقت کی دلیل کافی ہونی چاہئے۔

دعا کا تحفہ

دودھ پینے کی دُعا

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دودھ پلا کر فرمایا جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ یہ دُعا کرے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ لَنَا فِیۡہِ وَزِدۡنَا مِنۡہُ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے اِس میں برکت ڈال دے اور اِس میں ہمیں بڑھا۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 101)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

7/ دسمبر 1922ء پنج شنبہ (جمعرات)
مطابق 17/ ربیع الثانی 1341 ہجری

صفحہ اول پر 1922ء کے جلسہ کے انعقاد کا اعلان شائع ہوا ہے۔ اعلان میں ذکر ہے کہ امسال جلسہ سالانہ 25 تا27/ دسمبر منعقد ہوگا۔

صفحہ دوم پر ’’لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی۔ قتل لیکھرام پر تقریریں‘‘ کے عنوان سے ایک جلسہ کی کارروائی شائع ہوئی ہے۔اس جلسہ کے ذکر میں الفضل نے تحریر کیا کہ یکم دسمبر کو آریوں کے ایک لیکچرار پنڈت دھرم بھکشو لکھنوی نے قادیان میں آ کر حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی بابت پنڈت لیکھرام پشاوری تقریر کی۔چونکہ اس تقریر کو سننے کے لیے بذریعہ منادی احمدیوں کو بھی دعوت دی گئی تھی۔چنانچہ بہت سے احمدی احباب نے بھی اس لیکچر میں شرکت کی لیکچرار مذکور نے اس لیکچر کی آڑ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ذاتِ مبارک پر ناپاک حملے کیے۔جب لیکچرار دل کھول کر حضرت اقدسؑ کی ذات پر ہرزہ سرائی کر چکا تو یہ کہہ کر اپنا لیکچر ختم کر دیا کہ میرا وقت اب ختم ہو چکا ہے۔احمدی احباب کے اصرار کے باوجود کہ ہم لیکچر سننے کو تیار ہیں،اصل موضوع پیشگوئی کے متعلق بھی بیان کیا جائے۔لیکن آریوں کے پریذیڈنٹ نے بھی وقت کو آڑ بنا کر جلسہ ختم کر دیا۔

اس پر احمدیوں کی جانب سے اعلان کیا گیا کہ کل رات اس تقریر کا جواب دیا جائے گا۔لہٰذا اگلے روز احمدی لیکچرار نے گزشتہ روز کیے جانے والے اعتراضات اور حملوں کا جواب دیا۔جماعتِ احمدیہ کا یہ جلسہ ساڑھے تین گھنٹے جاری رہا۔اس لیکچر میں آریہ صاحبان اور مذکورہ لیکچرار بھی شریک ہوئے۔

3/ دسمبر کو قادیان میں دوبارہ آریوں نے جلسہ کیا اور پھر بدزبانی سے کام لیا۔جلسہ کے آخر میں آریوں نے اعلان کیا کہ کل چار بجے تک احمدی صاحبان ہم سے مباحثہ کے لیے شرائط طے کر لیں تو مباحثہ ہوگا۔ورنہ سمجھا جائے گا کہ احمدی ہم سے گفتگو کے لیے تیار نہیں جس پر جواباً کہا گیا کہ مناظرہ کے لیے آریہ جس وقت چاہیں طے کر لیں لیکن یہ ممکن نہیں کہ اس لیکچر کا جواب نہ دیا جائے۔مباحثہ اس کے بعد ہو گا۔

چنانچہ جواباً اگلے روز 4/ دسمبر کی رات احمدیوں کا جلسہ ہوا۔اس جلسہ سے قبل منادی کے ذریعہ اعلان کروایا گیا کہ آریہ صاحبان کو تقریر پر اعتراض کا موقع دیا جائے گا۔لیکن اس کے باوجود آریوں اور ان کے لیکچرار نے اس جلسہ سے راہِ فرار اختیار کی اور انہوں نے اپنا علیحدہ لیکچر کروایا۔احمدی لیکچرار نے اپنی تقریر سے قبل یہ اعلان کیا کہ ہم ہر وقت مناظرہ کے لیے تیار ہیں۔آریہ جس وقت چاہیں گفتگو کر لیں لیکن ہماری جوابی تقریر سننا اُن کا فرض ہے اور ان کا نہ آنا فرار۔اسی طرح وہ تو اپنے جلسہ میں کوئی بات بھی پوچھنے کی اجازت نہیں دیتے لیکن ہماری جانب سے انہیں کھلی اجازت ہے کہ تقریر پر جو چاہیں اعتراض کریں ہم جواب دیں گے۔پس انہیں چاہیے کہ ابھی آئیں اور ہماری تقریر پر جیسا چاہیں اعتراض کریں۔بعدازاں احمدی لیکچرار نے تقریر کی جو رات بارہ بجے تک جاری رہی۔ایک آریہ اس تقریر کو نوٹ کرتا رہا۔

صفحہ نمبر 3 اور 4 پر اداریہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل دو مختلف موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

1۔حضرت مسیح کی ولادت بے پدر۔غیر مبائعین کا عقیدہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف 2۔مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ نمبر 2

صفحہ نمبر 5 اور 6 پر حضرت مصلح موعودؓ کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 24/ نومبر 1922ء شائع ہوا ہے۔

صفحہ نمبر6 پر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کی جانب سے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی مرتبہ ایک انگریزی کتاب ’’احمد‘‘ کا ذکر کیا ہے۔یہ کتاب حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی رُو سے آپؑ کے دعاوی اور تعلیم پر مشتمل ہے۔حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ اس اعلان کے آخر میں تحریر کرتے ہیں کہ ’’آخر میں سیٹھ صاحب سے معذرت کرتا ہوں کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ پسند نہیں کرتے کہ اُن کا نام کسی کام کے سلسلہ میں اشاعت پائے۔میں اس تحریک کی اشاعت پر اس لیے مجبور ہوں کہ جماعت کو ایک ثواب اور ضرورت کے کام سے ناآشنا رکھنا میں گناہ سمجھتا ہوں۔ہر ایک انگریزی خواں کو یہ کتاب اپنے پاس رکھنی چاہیے اور ہر انگریزی خوان کو دکھانی چاہیے۔‘‘

صفحہ نمبر 7 اور 8 پر ’’مکتوبات امام علیہ السلام‘‘ کے عنوان سے حضرت مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک (حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد) کی جانب سے حضرت مصلح موعودؓ کے بعض مکتوبات شائع ہوئے ہیں جو آپ نے مختلف احباب کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے جواب میں تحریر فرمائے۔ارشاد فرمودہ جوابات سے متعلق سوالات ذیل میں درج ہیں۔

1. کیا جماعتِ احمدیہ دوسرے مسلمانوں کو کافر کہتی ہے؟
2. ایک صاحب نے لکھا کہ وہ ایک سردار صاحب کے پاس ملازم ہیں جو روپیہ سود پر دیتے ہیں اور انہیں اس کا حساب کرنا پڑتا ہے۔ایسی حالت میں انہیں کیا کرنا چاہیے؟
3. ایک دوست نے لکھا کہ انہوں نے 1917ء میں سب ناجائز وسائل آمدنی کو ترک کر دیا ہے اور بڑی دعائیں بھی کی ہیں مگر ابھی تک تکالیف کا پہاڑ سر پر ہے۔
4. ایک شخص نے دریافت کیا کہ منافقوں کو ہم کیسے پہچانیں ان کے کیا نشانات ہیں؟

5. ایک دوست نے دریافت کیا کہ موپلے یتیم اور بیواؤں کے لیے چندہ مانگتے ہیں اس امر میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟
6. ایک دوست نے سوال کیا کہ ترکوں کی فتح کی خوشی میں روشنی وغیرہ کرنے کے لیے چندہ دینے کے متعلق کیا حکم ہے؟
7. ایک دوست نے لکھا کہ متوفی بچے کے لیے دعا کرنے کو از حد دل چاہتا ہے۔دعا کس طرح کی جاوے؟
8. ایک دوست نے سوال کیا کہ میرا بھائی اگرچہ احمدیوں کا زیرِ احسان ہے مگر وہ باوجود اس کے احمدیوں کا سخت دشمن ہے اور جو آدمی احمدیت کے قریب ہوتا ہے اُس کو بہکانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاوے۔

صفحہ نمبر 11 اور 12 پر ہندوستان اور غیر ممالک کی خبریں شائع ہوئیں۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221207.pdf

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اَضِلَّ اَوۡ اُضَلَّ اَوۡ اَزِلَّ اَوۡ اُزَلَّ اَوۡ اَظۡلِمَ اَوۡ اُظۡلَمَ اَوۡ اَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیَّ

(سنن ابی داؤد ابواب النوم باب مایقول اذاخرج من بیتہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں اور اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ: جاوید اقبال ناصر۔ مربی سلسلہ جرمنی وصدر جماعت مونٹے نیگرو

مونٹے نیگرو کی پہلی عاملہ کی پہلی میٹنگ

اللہ تبارک تعالیٰ کے پیدا کردہ کرہ ارض کے جنوب مشرقی یورپ میں ایک چھوٹا سا ملک مونٹے نیگرو (Montenegro) کے نام سے موجود ہے۔جس کے دارلحکومت کو (Podgorica) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کی آبادی 7 لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ یہ ملک اپنی خوبصورت جھیلوں، پانی سے بھرے ہوئے تالابوں اور دلکش و سندر پہاڑوں کی بدولت ایک شہرت رکھتا ہے۔اس ملک کے حسین ومن موہن نظارے یورپ کے باشندوں کو اپنی طرف موسم بہار میں خاص طور میں کھینچ کر لے آتے ہیں۔ یہاں پر سربو کروشین (Serbo-Croatian) زبان بولی جاتی ہے اور یہی زبان سربیا، کرویئشا اور بوسنیا و ہرزیگووینا میں بھی بولتے ہیں۔آبادی کا زیادہ تر حصہ Orthodox Church کے ساتھ منسلک ہے جبکہ مسلمانوں کی آبادی تقریباً 20 فیصد حصے پر مشتمل ہے۔

جماعت کا پیغام پہنچانے میں جماعت جرمنی بالواسطہ یا بلا واسطہ ہر طرح اپنی کوشش وسعی جاری رکھے ہوئے ہے۔ کبھی یہ کوشش ساتھ والے ممالک، البانیہ، کوسوو یا بوسنیا کے ذریعہ کی جاتی ہے اور کبھی

براہ راست۔مؤرخہ 5/ جولائی کو ایک خط تبشیر کی طرف سے خاکسار کوموصول ہوا، جس میں یہ ذکر تھا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو اس ملک میں خدمت کے لیے صدر جماعت کی ذمہ داری عطا فرمائی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد تھا کہ مجلس عاملہ کے ارکان کے نام بغرض منظوری بھجوائیں جائیں۔اس ملک میں چونکہ جماعت کے افراد کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ چنانچہ خاکسار نے مکرم برادرم مفیض الرحمان صاحب مبلغ سلسلہ بوسنیا کا نام نائب صدر مونٹی نیگرو اورایک اور بوسنیا کے دوست Mr Ferid Silaric sb کا نام بطورسیکریڑی تبلیغ کے لیے بھجوایا۔ پیارے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ازراہ شفقت مؤرخہ 15/ ستمبر کوان ناموں کی منظوری عنایت فرمائی۔ اسی طرح مؤرخہ 22/ ستمبر 2022ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم عزیزم سفیراحمد صاحب بٹ مربی سلسلہ کی تقرری مونٹے نیگرو کے لیےمنظور فرمائی۔

مؤرخہ 14/ اکتوبر کو مونٹے نیگرو کے دارلحکومت میں خاکسار کے زیرصدارت مجلس عاملہ کے مندرجہ بالا ممبران کا ایک مختصر اجلاس ہوا، جس میں جماعت کی رجسٹریشن، لوگوں سے روابط بڑھانے اور جماعت کا پیغام پہنچانے پر غور وخوص ہوا۔ ہرممبر نے اپنے اپنے تجربہ کے مطابق اپنی اپنی آراء دیں۔ اسی طرح 15/ اکتوبر کو نماز جمعہ کی ادائیگی بھی اسی سرزمین پر ہوئی۔ خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی۔جس میں شاملین کی تعد 7 تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کی اللہ تعالیٰ زمین کے اس خطے میں بھی حقیقی اسلام کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ احمدیت کے پھیلانے میں ہرقسم

کی رکاوٹ دور کردے۔میرا پیارا خدا اس علاقے میں بھی جماعت کو ایسے وجود عطا فرمائے جو جماعت کے کاموں میں معاون اور مددگار ہوں۔ آمین

ایک سبق آموزبات

نیک نامی

صرف مشہور ہونا کافی نہیں نامور ہونے اور نیک نام ہونے میں بہت فرق ہے۔مشہور ہونا کسی کو بھی کسی طرح کسی پر فوقیت نہیں دلا سکتا۔ شہرت کا کسی ہنر، دولت یا صلاحیت سے براہ راست تعلق ہونا ضروری نہیں اور کئی بار تو بات اس کے بالکل الٹ بھی ہوسکتی ہے جیسے کہتے ہیں نہ کہ بدنام جو ہونگے توکیا نام نہ ہوگا؟ نیک نامی کا حصول دراصل مشکل کام ہے اس لئے اکثر لوگ صرف نام کمانے پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں۔

مرسلہ: کاشف احمد

طلوع وغروب آفتاب

07/ دسمبر 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:24	17:38
مدینہ منورہ	05:30	17:33
قادیان	05:48	17:24
ربوہ	05:28	17:04
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:23	15:56

فقہی کارنر

جَھنڈ یا بودی رکھنا

(حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں) سوال پیش ہوا کہ کسی بزرگ کے نام پر جو چھوٹے بچوں کے سر پر جھنڈ یعنی بودی رکھی جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

فرمایا:

’’ناجائز ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے‘‘

(بدر 14/ مارچ 1907ء صفحہ 5)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)